رسالۂ اول

شرح اسماء الحُسنیٰ

تالیف

مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ العزیز

ترجمہ وتحقیق

محمد نذیر رانجھا

www.mujaddidway.com

جملہ حقوق بحق میاں اخلاق احمد اکیڈمی محفوظ ہیں

نام کتاب : سہ رسائل حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۔ شرح اسماء الحسنیٰ ۲۔ حورائیہ : جمالیہ

۳۔ طریقہ ختم احزاب)

تحقیق و ترجمہ : محمد نذیر رانجھا

ناشر : میاں اخلاق احمد اکیڈمی

[illegible]۳ر شادباغ، لاہور

تعداد : ۵۰۰

سن اشاعت : ۱۹۹۷ء

بار اول

باہتمام : احمد بدر اخلاق

مطبوعہ : فہد عمران پرنٹرز، موری گیٹ لاہور

www.mujaddidway.com

فہرست مندرجات

	صفحہ نمبر
۱۔ شرح احوال و آثار حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ	۱
۲۔ متن شرح اسماء الحسنیٰ	۴۳
۳۔ متن حورائیہ : جمالیہ	۵۳
۴۔ طریقہ ختم احزاب	۶۳
۵۔ ماخذ منابع و اختصارات	۷۵

www.mujaddidway.com

انتساب

اس کتاب کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ

کے رئیس حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ العزیز

کے نام نامی سے منسوب کرتا ہوں

جن کا فیضان آج بھی جاری ہے۔

احقر محمد نذیر رانجھا

عفی عنہ

www.mujaddiaway.com

شرح احوال وآثار

حضرت مولانا یعقوب چرخی

رحمتہ اللہ علیہ

نام ونسب: یعقوب بن عثمان بن محمود بن محمد بن محمود الغزنوی ثم الچرخی ثم السرررزی المعروف یعقوب چرخی۔

والد بزرگوار: حضرت مولانا یعقوب چرخی نے تفسیر چرخی میں چند جگہ پر ذکر کیا ہے کہ آپ کے والد بزرگوار ارباب علم ومطالعہ سے تھے اور پارسا اور صوفی تھے۔ ان کی ریاضت کا یہ حال تھا کہ ایک روز پڑوسی کے گھر سے پانی لائے۔ چونکہ پانی یتیم کے پیالہ میں تھا اس لئے نہ پیا۔ مولانا یعقوب چرخی نے یہ رباعی اپنے والد بزرگوار سے پڑھی تھی[۱]:

جز فضل تو راہ کہ نماید مارا
جز جود تو بندگیٔ کہ شاید مارا
گر چلۂ ہر دو کون طاعت داریم
بے لطف تو کار بر نیاید مارا

ایک دوسری جگہ ذکر آیا ہے کہ آپ کے والد بزرگوار نے آپ کو ایک دعا پڑھائی کہ اسے ہمیشہ سورہٴ عمّ کی قرأت کے بعد پڑھیں[۲]۔

ولادت: آپ کی ولادت باسعادت تقریباً ۷۶۲ھ میں ہوئی۔ (تفصیل کے لئے دیکھیئے عنوان: "وفات" جو آگے آ رہا ہے)۔

تعلیم وتربیت: کچھ عرصہ جامع ہرات اور ممالک مصر میں

www.mujaddidway.com

تحصیل علوم کی [۲]۔ حضرت شیخ زین الدین خوافی (وصال ۸۳۳ یا ۸۳۴ یا ۸۳۸ھ) آپ کے ہمدرس تھے اور آپ نے حضرت مولانا شہاب الدین سیرامی سے، جو اپنے زمانے کے مشہور عالم تھے، تلمذ کیا [۴]۔ فتویٰ کی اجازت آپ نے علمائے بخارا سے پائی تھی [۵]۔

حضرت خواجہ نقشبند سے ملاقات: حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ (م ۷۹۱ھ) کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے آپ کو ان سے بڑی عقیدت اور محبت تھی۔ جب آپ اجازت فتویٰ حاصل کرکے بخارا سے واپس چرخ جانے لگے تو ایک دن حضرت خواجہ نقشبند کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نہایت عاجزی سے عرض کیا: "میری طرف بھی توجہ فرمائیں"۔ حضرت خواجہ نے فرمایا: "کیا اس وقت جب کہ تم سفر کی حالت میں ہو"؟

آپ نے عاجزی سے کہا: "میں آپ کی خدمت میں رہنا چاہتا ہوں!" حضرت خواجہ نے فرمایا کہ کیوں؟ آپ نے کہا: "اس لئے کہ آپ بزرگ ہیں اور عوام الناس میں مقبول ہیں"۔ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ: "کوئی اچھی دلیل؟ ممکن ہے یہ قول شیطانی ہو"۔ حضرت مولانا یعقوب چرخی نے کہا "حدیث صحیح ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ بندے کو اپنا دوست بناتا ہے۔ اس کی محبت اپنے بندوں کے دل میں ڈال دیتا ہے"۔ حضرت خواجہ نے تبسم فرماتے ہوئے کہا "ماعزیزانیم"۔ ان کے یہ فرمانے سے یعقوب چرخی کا حال دگرگوں ہو گیا۔ کیونکہ اس واقعہ سے ایک ماہ قبل انہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت خواجہ نقشبند ان سے فرماتے ہیں: "مرید عزیزان شو" اور حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ یہ خواب بھول چکے تھے۔ جب حضرت خواجہ نے فرمایا کہ "ماعزیزانیم" تو حضرت خواجہ چرخی رحمتہ اللہ علیہ کو وہ خواب

www.mujaddidway.com

یاد آگیا[۶]۔

اس کے بعد حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ سے التماس کی کہ میری طرف بھی توجہ فرمائیں۔ حضرت خواجہ نے فرمایا: "ایک شخص نے حضرت عزیزان علیہ الرحمتہ والرضوان[۷] سے توجہ طلب کی تو انہوں نے فرمایا کہ "غیر توجہ میں نہیں رہتا۔ کوئی چیز ہمارے پاس رکھو تاکہ جب میں اسے دیکھوں تو تم یاد آجاؤ"[۸]۔

پھر حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ نے مولانا یعقوب رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا کہ "تمہارے پاس ایسی چیز نہیں کہ ہمارے پاس رکھ جاؤ۔ لہذا میرا کلاہ ساتھ لے جاؤ جب اسے دیکھ کر ہمیں یاد کرو گے تو ہمیں پاؤ گے اور اس کی برکت تمہارے خاندان میں رہے گی"۔ پھر فرمایا: "اس سفر میں مولانا تاج الدین دشتی کولکی کو ضرور ملنا کہ وہ ولی اللہ ہیں"[۹]۔

بخارا سے روانگی: حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ سے سفر کی اجازت لی اور بخارا سے بلخ کی طرف چل پڑے۔ اتفاق سے انہیں کوئی ضرورت پیش آئی اور ایسا موقع آیا کہ وہ بلخ سے کولک کی طرف روانہ ہوئے اور اس سفر میں انہیں حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد یاد آیا، جس میں انہوں نے حضرت مولانا تاج الدین دشتی کولکی سے ملاقات کرنے کے لئے فرمایا تھا[۱۰]۔

مولانا تاج الدین سے ملاقات اور بخارا کو واپسی: حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ نے تلاش بیسار کے بعد حضرت مولانا تاج الدین دشتی رحمتہ اللہ علیہ کو پا لیا

www.mujaddidway.com

ملاقات اور مولانا دشتی کولکی کا جو رابطۂ محبت حضرت خواجہ نقشبند سے تھا، نے مولانا یعقوب چرخی کے دل پر اس قدر اثر کیا کہ وہ دوبارہ بخارا کی طرف چل پڑے اور ارادہ کیا کہ جا کر حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کریں گے"[۱۱]۔

ایک مجذوب سے ملاقات: بخارا میں ایک مجذوب تھے جن سے حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ کو بڑی عقیدت تھی۔ انہوں نے ان کو سر راہ بیٹھے دیکھا۔ ان سے پوچھا: "کیا میں حضرت خواجہ نقشبند کی خدمت میں جاؤں؟" انہوں نے کہا: "جلدی جاؤ" اس مجذوب نے اپنے سامنے زمین پر بہت سی لکیریں کھینچیں۔ حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ نے خود سے کہا کہ ان لکیروں کو گنوں۔ اگر مفرد ہوئیں تو میرے ارادے کی دلیل ہوں گی، کیونکہ "ان اللہ فرد و یحب الفرد۔"[۱۲]۔

چنانچہ انہوں نے لکیروں کو گنا تو یہ مفرد تھیں"[۱۳]۔

حضرت خواجہ سے دوبارہ ملاقات: اس واقعہ کے بعد حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ کا اشتیاق بڑھا کہ وہ خواجہ نقشبند کی خدمت میں جائیں اور ان کے مریدوں میں شامل ہو کر ان کی نظر التفات سے مشرف ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت نصیب فرمائی اور انہیں یقین ہو گیا کہ حضرت خواجہ نقشبند کامل اور مکمل ولی اللہ ہیں۔ غیبی اشاروں اور واقعات کے بعد انہوں نے قرآن مجید سے فال نکالی اور یہ آیت سامنے آئی: "اولئک الذین ھدی اللہ فبھدھم اقتدہ"[۱۴]۔

آخرِ روز میں وہ اپنے مسکن فتح آباد میں حضرت شیخ سیف

الدین الباخرزی (وصال ۶۵۸ھ) کے مزار کی طرف متوجہ بیٹھے تھے کہ اچانک قبولِ الٰہیٰ کا ایک قاصد آ پہنچا اور ان کے دل میں باطنی بے قراری پیدا ہوئی۔ اسی وقت حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کی طرف چل پڑے۔ جب حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ کی اقامت گاہ قصرِ عارفاں پہنچے تو حضرت خواجہ سرِ راہ ان کے منتظر تھے اور وہ ان سے لطف و احسان سے پیش آئے[15]۔

حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہونا: نماز کے بعد مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ آپ مجھے اپنے حلقہ ارادت میں شامل فرمائیں۔ حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حدیث میں ہے۔ "العلم علمان، علم القلب: فذلک علم نافع، علم الانبیاء والمرسلین والعلم اللسان: فذلک حجتہ اللہ علی ابن آدم"[16]۔ امید ہے کہ علم باطنی سے تمہیں کچھ نصیب ہوگا۔ "اور فرمایا کہ حدیث میں آیا ہے:"اذا جالستم اھل الصدق فاجلسوھم بالصدق فانھم جواسیس القلوب یدخلون فی قلوبکم وینظرون الی ھممکم ونیاتکم"[17] اور ہم مامور ہیں ہم خود کسی کو قبول نہیں کرتے۔ آج رات دیکھیں گے کہ کیا اشارہ آتا ہے۔ اگر انہوں نے تجھے قبول کیا تو ہم بھی تمہیں قبول کر لیں گے"[18]۔

یہ رات حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ کے لئے بڑی بھاری تھی۔ انہیں یہ غم کھائے جا رہا تھا کہ شاید حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ مجھے قبول نہ کریں۔ اگلے روز مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ نے فجر کی نماز حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ ادا کی۔ نماز کے بعد حضرت خواجہ

www.mujaddidway.com

رحمتہ اللہ علیہ نے مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا:

"مبارک ہو کہ اشارہ قبول کرنے کا آیا ہے ہم کسی کو قبول نہیں کرتے اور اگر قبول کریں تو دیر سے کرتے ہیں ایکن جو آدمی جس حالت میں آئے اور جیسا وقت ہو"[19]۔

اس کے بعد حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مشائخ کا سلسلۂ طریقت حضرت خواجہ عبدالخالق[20] غجدوانی قدس سرہ العزیز تک بیان فرمایا اور پھر حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ کو وقوف عددی[21] میں مشغول کیا اور فرمایا: "یہ علم لدنّی کا پہلا سبق ہے جو حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے حضرت خواجہ بزرگ خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ کو پہنچایا"[22]۔

عطائے خلافت: بیعت کے بعد آپ کچھ عرصہ تک حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے اور اس دوران میں حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ سے تکمیل تعلیم وتربیت کرتے رہے۔

پھر حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو بخارا سے جانے کی اجازت مرحمت فرمائی اور رخصت کے وقت فرمایا "ہم سے جو کچھ تمہیں ملا ہے اس کو بندگان خدا تک پہنچاؤ تاکہ سعادت کا موجب بنے"[23]۔ پھر تین بار فرمایا: "ہم نے تجھے خدا کے سپرد کیا"[24] اور ساتھ ہی حضرت علاء الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ کی پیروری کرنے کا ارشاد فرمایا[25]۔

بخارا سے روانگی: حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ بخارا سے چل کر شہرکش، (ماوراء النہر کے ایک گاؤں) میں

www.mujaddidway.com

پہنچے اور وہاں کچھ عرصہ مقیم رہے۔ اسی اثناء حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کی خبر ملی۔ آپ کو بڑا صدمہ ہوا اور ساتھ ہی خوف بھی کہ مبادا عالم طبعیت کی طرف پھر میلان ہو جائے اور طلب کی خواہش نہ رہے؛ آپ نے حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کی روح کو دیکھا اور انہوں نے آپ کا وہم ایک اشارہ کے ساتھ دور کر دیا۔ اس کے بعد آپ نے خیال کیا کہ درویشوں کے گروہ میں مل کر ان کے طریقہ کو اپنایا جائے۔ پھر عالم روحانی میں حضرت خواجہ کو دیکھا تو انہوں نے آپ کو اس ارادے سے باز رہنے کا حکم دیا ایک دفعہ آپ نے حضرت خواجہ نقشبند کو عالم روحانی میں دیکھا تو ان سے دریافت کیا کہ میں وہ کونسا عمل کروں جس کے ہونے سے آپ کو قیامت میں پالوں انہوں نے فرمایا: "شریعت محمدی پر عمل کرنے سے"[۲۶]۔

حضرت خواجہ علاء الدین عطار[۲۷] کی خدمت میں: حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار کی خدمت میں کچھ عرصہ موضع کشم میں قیام کرنے کے بعد آپ بدخشان چلے گئے۔ یہاں پہنچنے پر آپ کو چغانیان سے حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ کا مکتوب گرامی ملا۔ جس میں انہوں نے آپ کو اپنی متابعت کا اشارہ کیا۔ آپ چغانیان کو روانہ ہو گئے اور حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت کا شرف حاصل کیا۔ آپ چند برس تک ان کی صحبت میں رہے۔ حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار آپ پر بے حد لطف فرماتے تھے[۲۸]۔

جب حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ نے ۲۰ ربیع الاول ۸۰۲ھ کو اس دارفانی سے عالم بقا کی طرف رحلت فرمائی تو اس کے بعد حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ

www.mujaddidway.com

چغانیان سے واپس حصار آ گئے اور انہوں نے حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کے اس ارشاد کی تعمیل کرنی چاہی کہ "جو کچھ ہم سے تمہیں پہنچا ہے اسے بندگان خدا تک پہنچا دینا اور مناسب حال حاضرین کو بطریق خطاب اور غائبین کو بذریعہ خط وکتابت تبلیغ کرنا"[۲۹]۔

وفات: ہفتہ ۵ صفر ۸۵۱ھ مطابق ۲۲ اپریل ۱۴۴۷ء بمقام حصار۔

حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ نے ۷۸۲ھ میں بخارا میں ایک خواب دیکھا تھا جس کا ذکر آپ نے تفسیر چرخی میں کیا ہے[۳۰]۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ آپ کی وفات سے ۶۹ سال پہلے کا ہے اور اگر یہ ان کے آغاز طلب علم اور ہرات سے بخارا تک سفر کرنے کا زمانہ تھا تو بھی کم از کم اس وقت آپ بیس سال کے تھے۔ اس طرح آپ نے تقریباً ۸۹ سال عمر پائی دوسری طرف آپ حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے اور ان سے ۶۰ سال بعد فوت ہوئے اس رو سے بھی آپ نے لمبی عمر پائی[۳۱]۔

مزار: صاحب رشحات نے لکھا ہے کہ آپ کی قبر مبارک موضع ہلفتو[۳۲] میں واقع ہے جو حصار کا ایک گاؤں ہے[۳۳]۔ اور اسی روایت کو صاحب تذکرہ مشائخ نقشبندیہ نے بھی نقل کیا ہے[۳۴]۔ مگر سعید نفیسی (م ۱۴ نومبر ۱۹۶۶ء / ۲۳ آبان ۱۳۴۵ ش) "تاریخ نظم ونثر در ایران و درزبان فارسی" میں لکھتے ہیں:

"مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ نے حصار شادمان میں وفات پائی۔ ان کا مزار اب تاجیکستان کے دارالخلافہ دوشنبہ سے ۵ کلومیٹر کے فاصلے پر چغانیان میں واقع ہے۔ حصار شادمان کا

www.maktabah.org

شہر پہلے اس جگہ آباد تھا اور بعد میں حصارات سے شہرت پائی۔ اس شہر کے آثار میں سے ایک حمام اور دو مزار باقی ہیں"[۳۵]۔

اولاد: ۱۔ جناب سعید نفیسی کے بقول "حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت مولانا یوسف چرخی رحمتہ اللہ علیہ اپنے باپ کے جانشین تھے۔ ان کا مزار دو شنبہ سے تقریباً ۴۰ کلومیٹر کے فاصلے پر اس جگہ موجود ہے جو چرتک کے نام سے مشہور ہے اور اس پر تیمور کے مقبرہ کی طرح کا مقبرہ بنا ہوا ہے۔ یہاں پہاڑ کے دامن میں ایک بڑی خانقاہ بنائی گئی ہے جہاں چند حجرے ہیں[۳۶]۔

۲۔ حضرت مولانا یعقوب چرخی نے تفسیر چرخی میں لکھا ہے کہ اس فقیر کا ایک بیٹا تھا جس کی عمر ۱۶ سال اور آٹھ ماہ تھی۔ وہ انواع کمالات سے آراستہ اور صاحب حسن صوری و معنوی تھا۔ جب وہ فوت ہوا تو مجھے بے حد صدمہ ہوا۔ میں اس کی قبر پر متوجہ تھا۔ اس کی روحانیت سے یہ شعر میری خاطر میں گذرا؛

بادوقبلہ دررۂ توحید نتوان رفت راست
یا رضائے دوست باید یا ہوئے خویشتن[۳۷]

(حکیم سنائی)

راقم الحروف کے خیال میں یہ آپ کے دوسرے صاحبزادے تھے۔

خلیفہ و جانشین: حضرت خواجہ عبید اللہ احرار (وصال ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ ھ) اپنے وقت کے مشہور عارف آپ کے جانشین اور خلیفہ تھے[۳۸]۔

مسجد یعقوب چرخی: سابق سوویت حکومت نے ۱۹۸۲ء کے لگ بھگ تاجیکستان کے دارالخلافہ دوشنبہ کے نواح میں واقع ایک

www.mujaddidway.com

مسجد کا نام حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ کے نام پر رکھا تھا"[۳۹]۔

خواجہ احرار کی مولانا یعقوب چرخی سے عقیدت: حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ حضرت مولانا یعقوب چرخی کی زیارت کے لئے براستہ. چل دختران حصار گئے اور اس طویل مسافت کو فرط اخلاص کے سبب اکثر پیادہ طے کیا۔

جب مولانا یعقوب چرخی کی خدمت میں پہنچے تو حضرت مولانا نے غصے کی نگاہ سے خواجہ احرار کی طرف دیکھا نیز حضرت مولانا کی پیشانی مبارک پر سفیدی (مشابہ برص) ظاہر ہوئی جس سے خواجہ احرار کے دل میں کراہت پیدا ہوئی حضرت مولانا نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا، دوسری بارمولانا یعقوب چرخی نے اس طرح خواجہ احرار کی طرف توجہ فرمائی کہ انہوں نے بے اختیار ہو کر اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ اس پر مولانا یعقوب چرخی نے فرمایا:

"میرے اس ہاتھ کو خواجہ بزرگ بہاء الدین نقشبند نے اپنے ہاتھ میں لیا تھا اور فرمایا تھا:"تیرا ہاتھ ہمارا ہاتھ ہے، جس کسی نے تیرا ہاتھ پکڑا، اس نے ہمارے ہاتھ کو پکڑا ہے"۔

اس کے بعد مولانا یعقوب چرخی نے خواجہ احرار کو طریقہ خواجگان اور وقوف عددی کی تلقین فرمائی"[۴۰]۔

شاعری: حضرت مولانا یعقوب چرخی کبھی کبھی شعر بھی کہتے تھے۔ یہ رباعی آپ کی ہے:

تا در طلب گوہر کانی کانی
تا زندہ ببوی وصل جانی جانی

www.mujaddidway.com

فی الجملہ حدیث مطلق از من بشنو
ہر چیز کو درجستن آنی آنی [۲۱]

تصنیفات

۱۔ ابدالیہ: اس کا موضوع اثبات وجود اولیاء اور ان کے مراتب ہے۔ اس کا اردو ترجمہ پہلی بار میں نے کیا ہے جو اپریل ۱۹۷۸ء میں اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور کی جانب سے چھپ چکا ہے۔ نیز ابدالیہ کا میرا تصحیح کردہ فارسی متن مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد نے جون ۱۹۷۸ء میں شائع کیا ہے۔

۲۔ اُنسیہ: یہ رسالہ بتصحیح جناب اعجاز احمد بدایونی (بزبان فارسی) "مجموعہ ستہٴ ضروریہ" (مجموعہٴ رسائل حضرات نقشبندیہ) میں (ص ۱۵ تا ۳۷) مطبع مجتبائی دہلی سے ۱۳۱۲ ہجری میں چھپ چکا ہے۔ ان فصول پر مشتمل ہے۔ ۱۔ فصل: فضیلت دوام وضو، ۲۔ فصل: ذکر خفی، ۳۔ فصل: نفلی نمازیں، ۴۔ خاتمہ، بعض فوائد جو مصنف کو حضرت خواجہ نقشبند اور ان کے خلیفہ خواجہ علاء الدین عطار سے پہنچے۔

جناب علامہ اقبال احمد فاروقی صاحب نے "رسائل نقشبندیہ" میں اس کا اردو ترجمہ کرکے مکتبہٴ نبویہ لاہور سے ۱۹۸۱ء میں شائع کیا تھا۔

www.maktabah.org

بندہ نے اس رسالہ کا فارسی متن جناب اعجاز احمد بدایونی والے ایڈیشن اور کتابخانۂ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد میں قلمی نمبر ۳۹۳ مکتوبہ ۷۱۰ ھ سے مقابلہ کرکے تصحیح کیا اور اس پر حواشی، تعلیقات اور مصنف کے حالات میں مقدمہ کا اضافہ کیا اور ساتھ ہی اسی اہتمام سے اس کا اردو ترجمہ بھی تیار کیا جو ۱۹۸۳ء / ۱۴۰۴ھ میں مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد اور مکتبۂ دائرہ ادبیات ڈیرہ اسماعیل خان کے اشتراک سے طبع ہوا۔ یہ ۱۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ خاکسار کے تصحیح و ترجمہ کردہ اسی فارسی اور اُردو متن کو دوبارہ ۱۹۸۴ء/ ۱۴۰۵ھ میں مکتبۂ سراجیہ، خانقاہ شریف احمدیہ، سعیدیہ، موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان نے طبع کیا۔

۳۔ **تفسیر یعقوب چرخی**: اس میں تسمیہ، تعوذ اور فاتحہ کے علاوہ آخری دو پاروں کی تفسیر موجود ہے۔ یہ ۸۵۱ ہجری میں مکمل ہوئی [۲۲]۔ کئی بار چھپ چکی ہے۔ ایک مرتبہ ۱۳۰۸ھ میں لکھنؤ سے چھپی [۲۳]۔ اور ایک بار اسے حاجی عبدالغفار وپسران تاجران کتب ارگ بازار قندھار (افغانستان) نے ۱۳۳۱ھ میں مطبع اسلامیہ اسٹیم پریس لاہور سے چھاپا ہے۔ تاجیکستان میں یہ تفسیر قرآن شریف کے تاجک زبان میں ترجمے کی حیثیت سے معروف ہے۔

۴۔ حورائیہ: جمالیہ: شرح رباعی ابو سعید ابی الخیر:

کتابخانۂ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد کے مجموعۂ رسائل خطی میں اس کا ایک قلمی نسخہ (دص ۱۵۴۔۱۶۱) موجود ہے اس کا نمبر ۴۴۸۴ ہے۔ کاتب نے آخر

میں اس کا نام جمالیہ لکھا ہے اور تاریخ کتابت ۱۱۰۰ھ ہے۔

بندہ نے اس رسالہ کی تصحیح و تعلیقات کا کام (فارسی زبان میں) کیا اور یہ پہلی بار فارسی میں "دانش" ۱ (بہار ۱۳۶۴ ش / ۱۴۰۵ھ) فصلنامۂ رایزنی فرہنگی جمہوری اسلامی ایران، اسلام آباد (ص ۳۴۔ ۳۹ تک) زیر عنوان "دو اثر غیر چاپی یعقوب چرخیؒ۔ جمالیہ: حورائیہ: (شرح رباعی ابوسعید ابی الخیر قدس سرہ") طبع ہوا تھا۔

اب اس اہم رسالے کا پہلی بار اردو ترجمہ اس مجموعے میں دوسرے نمبر پر طبع ہو رہا ہے۔ اس رسالہ کا ایک نسخہ کتابخانۂ پدر صابری صاحب، اٹک میں موجود ہے۔ (تسبحی: کتابخانہ ھا ۱: ۱۱۵) بنام: "جلالیہ وجمالیہ" اور کلفون میں بخط مصنف بنام: "جمالیہ" مذکور ہے۔ (گنج ۳: ۱۶۲۶)۔

۵۔ رسالہ دربارۂ اصحاب و علامات قیامت: بخط نستعلیق تیرھویں صدی ہجری کاتب محمد بن داملا آدینہ محمد خواجہ ایستر خانی مجال سرای، بروز چہارشنبہ صفر، آغاز ناقص (مجموعہ مخطوطات نمبر ۵۴۷۸، بنیاد خاورشناسی تاشکند، نسخہ ھای خطی (جلد ۹، ص ۱۷۸) زیر نظر محمد تقی دانش پژوہ، تہران ۱۳۵۸ ''۔

۶۔ شرح اسماء الحسنیٰ: اس کے دیباچے میں آپ نے لکھا ہے کہ اس سے پہلے علمائے طریقت نے اسماء اللہ کی عربی و فارسی میں متعدد شروح لکھی ہیں۔ میں نے ان کے فوائد فارسی میں اکٹھے کئے ہیں تاکہ خاص و عام کو اس سے فائدہ پہنچے۔

آغاز: الحمدللہ الذی نور قلوب الاولیاء بتجلیات اسماء الحسنیٰ

www.mujaddidway.com

وصفات العلیا وجعلها وبعد، میگوید بندۂ راجی از خداوند قوی ۔ یعقوب بن عثمان بن محمود ۔ الغزنوی ثم۔

مخطوطات:الف۔ راولپنڈی، گولڑہ شریف، کتابخانہ دربار پیر مہر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ خط نستعلیق، کتابت تیرھویں صدی ہجری، آغاز برابر نمونہ، ۲۸ صفحہ ۱۵ سطر۔

ب۔ اٹک، مکھڈ، کتابخانۂ مولانا محمد علی (در ملک جناب محمد صالح) خط نستعلیق، کتابت گیارہویں صدی ہجری، آغاز برابر نمونہ، ۲۲ ص (فہرست نسخہ ہای خطی پاکستان، احمد منزوی)

ج۔ جناب سید وحید اشرف (مدراس۔ بھارت) نے مجلۂ "دانش" (۱۷۲:۲) میں لکھا ہے کہ اس شرح کے تین نسخے مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ (ہندوستان) میں موجود ہیں۔ انھوں نے ان کا کوئی تعارف نہیں دیا۔ بندہ نے ذاتی طور پر مذکورہ نسخوں کی فوٹو کاپی کے حصول کی کوشش کی تھی لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔

د۔ خاکسار کے مہربان جناب ڈاکٹر سید عارف نوشاہی صاحب کے ہاتھ "کفایۃ العباد فی شرح الاوراد" (در شرح اوراد فتحیہ میر سید علی ہمدانی) نگاشتہ: عبدالملک بن قاضی قاسم بن قاضی محمد ملقب بہ غیاث الماریکلی معروف بہ قاضی زادہ، نوشتہ بسال ۸۶۹ ہجری، مکتوبہ بدست نگارندہ (قاضی زادہ) در ۸۷۰ ہجری آیا تھا جس کے ساتھ (برگ ۱۰۲ ۔ ۱۰۸ تک) شرح اسماء الحسنی مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ العزیز کا نسخہ موجود تھا۔ مولانا چرخی قدس سرہ العزیز کا وصال ۸۵۱ہجری میں ہوا، لہذا یہ نسخہ ۱۹ برس بعد کتابت ہوا جو انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

جناب نوشاہی صاحب نے خاکسار کے تصحیح کردہ متن شرح اسماء الحسنی (جو مجلہ دانش ۱، صفحہ ۱۵ - ۳۳ میں طبع ہوا تھا) کے ساتھ مذکورہ نسخے کا مقابلہ کیا اور اختلافات کو مجلۂ دانش ۳:۲۰۴ - ۲۰۸ (پائیز ۱۳۶۴ میں شامل کر دیا۔ بندہ نے موجودہ ترجمے کو مذکورہ بالا دونوں نسخوں کے متون کو سامنے رکھ کر مکمل کیا ہے۔ اور اسے اس ایڈیشن میں پہلے نمبر پر طبع کیا جا رہا ہے۔ "شرح اسماء الحسنی" کا اردو ترجمہ بھی پہلی بار پیش کیا جا رہا ہے۔

۲۔ **طریقۂ ختم احزاب:** (یعنی منازلِ تلاوت قرآن مجید) قرآن مجید کے ختم پاک کی تکمیل کا طریقہ۔ حافظ الدین بخاری نے اسے روایت کیا ہے اور مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ العزیز نے اسے نقل (تالیف) کیا اور ملا جمیل رشتی نے اسے نظم کا روپ دیا ہے۔

بندہ کو "طریقۂ ختم احزاب" کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان۔ اسلام آباد میں موجود قرآن مجید کے مخطوطات کی فہرست تالیف کرتے ہوئے ملا۔ یہ نسخہ خطی قرآن مجید (شمارۂ ۲۰۳) کے شروع میں (ص ۱۳) اور نسخہ خطی قرآن مجید (شمارہ ۳۴۴۴) کے آخر میں (ص ۶۸۰) موجود ہیں۔ نسخہ دوم بدست عبداللہ ابن عبدالعزیز ابن فقیر احمد متوطن قریہ پلیانہ، بروز پنجشنبہ بوقت ظہر سنہ ۱۲۱۴ھ کا کتابت شدہ ہے اور پہلے نسخہ (جو ۲۰۳ نمبر قرآن مجید کے شروع میں ص ۱۳ پر ہے) سے صحیح تر ہے"[۴۵]۔ خاکسار نے ان دونوں نسخوں کا مقابلہ کر کے ایک متن تیار کیا جو مجلہ "دانش" شمارہ ۱ صفحہ ۳۰، ۴۱) میں طبع ہوا ہے۔

اس طباعت میں تیسرے نمبر پر "طریقۂ ختم احزاب" فارسی

www.mujaddidway.com

متن مع اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔

۸۔ نائیہ ، رسالہ: اس کا موضوع شرح دیباچہ مثنوی معنوی ہے اور اس کے آخر میں آپ نے حکایت بادشاہ اور کنیزک، داستان شیخ وقوقی اور شیخ محمد سررزی کا اضافہ کیا ہے۔ رسالۂ نائیہ جامی کے ہمراہ (ص ۹۵ تا ۱۵۸) انجمن تاریخ افغانستان کابل نے ۱۳۳ ہجری شمسی میں شائع کیا اور اس پر خلیل اللہ خلیلی صاحب (م ۲ مئی ۱۹۸۷ء ۱۲۔ ۱۴۔ اردی بہشت ۱۳۶۶ ش) نے حواشی اور مقدمہ تحریر کیا ہے[۲۷]۔

بندہ نے اس رسالہ کا اردو ترجمہ کیا ہے جو انشاء اللہ عنقریب طبع ہو جائے گا۔

www.mujaddidway.com

حواشی

۱۔ "تفسیر چرخی" ص ۲۴۰ ومقدمہ "نائیہ" ص ۹۷۔
۲۔ "تفسیر چرخی" ص ۲۱۲ وایضاً۔
۳۔ رشحات، ص ۷۹ وتذکرۂ مشائخ نقشبندیہ ۱۴۰۔
۴۔ تذکرۂ مشائخ نقشبندیہ، ص ۱۴۲۔
۵۔ رشحات، ص ۷۶۔
۶۔ رشحات، ص ۷۶۔
۷۔ حضرت خواجہ علی رامیتنی مکتوب بہ عزیزان علی (م ۷۲۱ھ)۔
۸۔ رشحات، ص ۷۷۔
۹۔ ایضاً۔
۱۰۔ ایضاً۔
۱۱۔ رشحات، ص ۷۷۔
۱۲۔ "خدا ایک ہے اور ایک کو پسند کرتا ہے"۔
۱۳۔ رشحات، ص ۷۷۔

۱۴۔ ترجمہ :"یہ حضرات ایسے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے (صبرکی) ہدایت کی تھی۔ سو آپ بھی انہی کے طریق پر چلئے"۔ (پارہ ۷، سورہ الانعام، آیت ۹۰) تذکرۂ مشائخ نقشبندیہ، ص ۱۴۰۔

۱۵۔ رشحات، ص ۷۸، وتذکرۂ مشائخ نقشبندیہ، ص ۱۴۰۔
۱۶۔ ترجمہ:"علم دو ہیں، ایک قلب کا علم جو نفع بخش ہے اور یہ نبیوں اور رسولوں کا علم ہے۔ دوسرا زبان کا علم اور یہ بنی آدم پر حجت ہے"۔ رسالۂ قدسیہ، ص ۱۰۸، بحوالہ کنز الہدایات وتذکرۂ مشائخ نقشبندیہ ص ۱۴۰)۔
۱۷۔ ترجمہ:"جب تم اہل صدق کی صحبت میں بیٹھو تو ان کے پاس صدق سے بیٹھو کیونکہ وہ دلوں کے بھید جانتے ہیں وہ تمہارے دلوں میں داخل ہوجاتے ہیں اور تمہارے ارادوں اور نیتوں کو دیکھ لیتے ہیں"۔
۱۸۔ رشحات ص۷۸، اور تذکرۂ مشائخ نقشبندیہ، ص ۱۴۰۔
۱۹۔ رشحات، ص ۷۸، تذکرۂ مشائخ نقشبندیہ، ص ۱۴۰۔
۲۰۔ وصال ۵۷۵ھ۔
۲۱۔ وقوف عددی سے مراد سالک کا اثنائے ذکر میں واقف رہنا ہے۔ جب ذکر کرے تو طاق یعنی وتر کرے، جیسے ۳، ۵، ۷، ۹، ۱۱ وغیرہ۔ اس میں ذات باری تعالیٰ کے ساتھ مناسبت ہے کیونکہ ارشاد ہے:"اللہ وتر ویحب الوتر یعنی خدا ایک (طاق) ہے۔اور طاق کو پسند کرتا ہے تذکرہ نقشبندیہ خیریہ ۱۷۷)۔
۲۲۔ رشحات، ص ۷۸، تذکرۂ مشائخ نقشبندیہ ص ۱۴۰، ۱۴۱۔
۲۳۔ رشحات، ص ۷۸، وتذکرۂ مشائخ نقشبندیہ، ص ۱۴۱۔
۲۴۔ تذکرۂ مشائخ نقشبندیہ، ص ۱۴۱۔
۲۵۔ رشحات، ص ۷۸، وتذکرۂ نقشبندیہ ص ۱۴۲۔
۲۶۔ ایضاً وتذکرۂ مشائخ نقشبندیہ ص ۱۴۱۔
۲۷۔ وصال ۸۰۲ھ

www.mujaddidway.com

۲۸۔ تذکرۂ مشائخ نقشبندیہ، ص۱۴۲۔
۲۹۔ ایضاً۔
۳۰۔ تفسیر چرخی، ص ۶۷۷۔
۳۱۔ مقدمۂ نائیہ ۹۹۔
۳۲۔ ہلفتو کا موجودہ نام "گلستان" ہے (تذکرۂ نقشبندیہ خیریہ ۵۳۷،۵۴۵)۔
۳۳۔ رشحات، ص ۷۶۔
۳۴۔ ایضاً۔ ص۱۴۲۔
۳۵۔ تاریخ نظم ونثر در ایران و در زبان فارسی، جلد دوم، ۷۷۸، ۷۷۹۔
۳۶۔ ایضاً۔
۳۷۔ مقدمۂ نائیہ، ص ۹۷، تفسیر چرخی، ص ۱۰۶۔
۳۸۔ تاریخ نظم ونثر در ایران و در زبان فارسی، جلد اول، ص ۲۶۵۔
۳۹۔ روزنامہ جنگ کراچی، ۹ جنوری ۱۹۸۲ء بشکریہ دوست محترم جناب ڈاکٹر سید عارف نوشاہی۔
۴۰۔ مقدمۂ نائیہ ۱۰۷، ۱۰۸۔
۴۱۔ ہفت اقلیم، ج ۱، ص ۳۳۴ اور نائیہ ص ۱۲۶ اور تفسیر چرخی ص ۲۷ ۲۲۶۔
۴۲۔ تاریخ نظم ونثر و ایران و در زبان فارسی، (جلد اول) ص ۶۶۵۔
۴۳۔ فہرست کتابہای چاپی فارسی (جلد دوم):۲۹۱۱ تالیف خانبابا مشار۔
۴۴۔ بشکریہ جناب آقای استاد احمد منزوی۔
۴۵۔ نسمات القدس (ص ۳۲۳) میں مذکور ہے:۔ اور (شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز المتوفی ۱۰۳۴ھ نے) فرمایا کہ:ایک عزیز نے لکھا ہے کہ انہوں نے حضرت مولانا یعقوب چرخی کے خط میں "ختم احزاب" پڑھا ہے کہ آپ قرآن مجید کی تلاوت اس طرح کیا کرتے تھے:

"فاتحہ" "انعام" "یونس" گیر و"طہ" اے ہمام
"عنکبوت" "آنکہ" "زمر" پس "واقعہ" دان

۴۶۔ فہرست کتابہای چاپی، فارسی، جلد دوم، ص ۲۹۱۱

www.mujaddidway.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ الذی نور قلوب لاولیاء بتجلیات اسمائہ الحسنی وصفاتہ العلیا وجعلھا مظاھر حقائق الاسما والصلواۃ علی رسولہ المصطفی وعلی جمیع الانبیاء وعلی آلہ و اصحابہ نجوم الاھتداء[۱] اس کے بعد خدائے غفور اور حیّ کی رحمت کا امیدوار یعقوب بن عثمان بن محمود بن محمد بن محمود الغزنوی ثم الچرخی ثم السرزی "بصرہ اللہ تعالیٰ بعیوب نفسہ وجعل غدہ خیراً من امسہ" کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو مناسب صفات اور اسماء الحسنی سے پکارنا واجب ہے۔ جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "سبح اسم ربک الاعلیٰ"[۲] اور "وللہ الاسماء الحسنی فادعوہ بھا"[۳]۔

اور اسماء الحسنی ننانوے (۹۹) ہیں جیسے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں اشارہ فرمایا ہے کہ: "ان للہ تعالیٰ تسعۃ و تسعین اسماء من احصاھا دخل الجنۃ"[۵]۔

علمائے شریعت اور علمائے طریقت نے اسماء اللہ کی شرح فارسی اورعربی میں مفصل طور پر کی ہے۔ ان کے فوائد سے یہ کتاب مختصر طور پر فارسی زبان میں لکھی گئی ہے تاکہ اس کا فائدہ خاص وعام لوگوں کو پہنچے اور امید واثق ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ لکھنے والے اور سننے والے کو اپنے لطف وکرم کے ذریعے تقلید کے گڑھے سے نکال کر تحقیق کی بلندی پر پہنچائے گا۔ "واللہ تعالیٰ اعلم وھوالمستعان وعلیہ التکلان"[۶]۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ: "من احصاھا دخل الجنۃ" اس سے تین طرح کا گمان کیا جا سکتا ہے۔ (ایک) یہ کہ جو شخص ان ناموں کو کلمہ کلمہ کرکے پوری تعظیم کے ساتھ پڑھے اور ان کے ساتھ نہ (تو کوئی لفظ) بڑھائے اور نہ ہی کچھ کم کرے یعنی صرف "الرحمن" "الرحیم" "الملک" نہ کہ "یا رحمن" "یارحیم" "یا ملک"

www.mujaddidway.com

کہے تو وہ بہشت میں داخل ہو گا اور یہ (عمل) عام لوگوں کے مناسب حال ہے۔ (دوسرا یہ کہ) جو آدمی اسماء اللہ کے معانی کو سمجھے اور ان پر (پوری طرح) اعتقاد کرے تو اس کے لئے "احصا" "حصاۃ" سے مشتق ہے اور یہ جدا کرنا ہے اور یہ (عمل) علماء کے شایان شان ہے۔ (تیسرا یہ کہ) جو شخص ان ناموں کے ساتھ عمل کرنے کی ہمت کرے اور ہر نام (کے معنی) کے مطابق قیام (عمل) کرے، جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:"علم ان لن تحصوہ" "ای لن تطیقوہ"[۸]۔

کیونکہ ہر معنی کی ایک حقیقت ہے اور حقیقت میں ایک سچائی ہے جب (آدمی) "اللہ" کہے تو اسے اس کے معنی کو جاننا چاہیے۔ اس کا دل اللہ کے سوا کسی کا شیدا نہ ہو اور وہ ماسویٰ اللہ سے نہ ڈرے اور دل و جان سے اللہ تعالیٰ کی بندگی کرے۔ فقیر نے اس بارے میں اپنے شیخ قطب المشائخ حضرت خواجہ بہاء الحق والدین البخاری المعروف بہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ آپ مثال دیتے ہوئے فرماتے تھے کہ جب آدمی"رزّاق" کہے تو اس کے دل میں روزی کا غم نہ رہے، خواہ زمین پر ذرّہ بھر بھی نباتات میں سے کوئی چیز نہ اُگے۔

اسی طرح ہر اسم الٰہیٰ سے آدمی کے لئے ایک نصیب (حصہ) مخصوص ہوتا ہے۔ ہر آدمی کو اپنے لئے مخصوص اسم الٰہیٰ کا ورد کرنا چاہیے تاکہ وہ اس کا مظہر بن جائےاور وہ علم لدّنی، جو کسبی علم نہیں بلکہ علم وراثت ہے، جیسا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:"من عمل بما علم ورثہ اللہ تعالیٰ علم ما لم یعلم"[۹] سے مشرف ہو جائے اور آدمی صرف نام پڑھنے پر ہی قناعت نہ کرے جیسا کہ رئیس الواصلین قدوۃ العارفین مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ من الرب العلمین فرماتے ہیں:۔

ازھواھا کی رھی بی جام ھو
ای ز ھو قانع شدہ با نام ھو
ازصفت و ز نام چہ زاید خیال
و آن خیالش ھست دلاّل وصال
دیدۂ دلاّل بی مدلول ھیچ
تا نباشد جادہ نبود غول ھیچ
ھیچ نامی بی حقیقت دیدۂ
یاز گاف ولام گل گل چیدۂ
اسم خواندی، رو، مسمی را بجو
مہ ببالا دان، نہ اندر آبجو
گر ز نام وحرف خوانی بگذری
پاک کن خود را از خود ھین یکسری
خویش راصاف کن از اوصاف خود
تا بہ بینی ذات پاک صاف خود
بینی اندر دل علوم انبیاء
بی کتاب و بی معید و اوستا
بی صحیحین و احادیث و روات
بلک اندر مشرب آب حیات [10]

اور شیخ محقق رئیس الطائفہ شیخ جنید (بغدادی) رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ:"اقطع القارئین و وصل الصوفین" [11]۔ اس بارے میں حضرت خواجہ بہاء الحق والدین البخاری المعروف بہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ قاری کون ہے اور صوفی کون ہے؟ تو آپ نے جواب فرمایا کہ:قاری وہ ہے جو اسم (نام) سے مشغول ہو جائے اور صوفی وہ جو مسمی کی جانب متوجہ ہو۔ پس جب (صوفی) مسمی سے مشغول ہوتا ہے تو خدا خوانی سے خدا دانی تک رسائی

پاتا ہے اور معرفت کی بہشت میں داخل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ کبراء میں سے بعض نے کہا ہے:۔

"ان فی الدنیا جنة من دخل فیہا لم یشتق الی الجنة وھی معرفة اللہ تعالیٰ"[۱۲]۔

تمام آدمی بہشت کے طالب ہوتے ہیں مگر بہشت اس (صوفی) کی طالب ہوتی ہے، جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "الجنة اشوق الیٰ سلمان من سلمان الی الجنة" [۱۳] اور یہ عمل عارفوں کے مناسب حال ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہر اسم کے تحت اس مطلب کی طرف اشارہ کیا جائے گا تاکہ ہر آدمی اپنا نصیب (اس اسم الٰہیٰ سے) حاصل کرے۔ (جیسے کہ ارشاد ربانی ہے:) "قد علم کل اناس مشربھم" [۱۴]۔

"ھو اللہ الذی لا الہ الاھو"[۱۵]: یعنی اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں"؛ جو آدمی ہر روز ایک ہزار مرتبہ "اللہ" کہے وہ صاحب یقین ہو جاتا ہے۔ یہ پہلا اسم الٰہیٰ ہے۔

الرحمن: وہ ہے سب سے زیادہ بخشنے والا جو دشمن اور دوست (دونوں) کو اپنی عام نعمت اور کامل کرم سے پالتا ہے۔ جو آدمی نماز کے بعد ایک سو بار (الرحمن) پڑھے وہ بھولنے کی بیماری اور دل کی سختی سے نجات پائے گا۔

الرحیم: وہ جو مومنوں کو ایمان اور بہشت جاوداں دے کر بہت ہی بڑا بخشنے والا ہے۔ جو شخص ہر روز ایک سو بار (الرحیم) پڑھے وہ مشفق اور مہربان ہو جاتا ہے۔

ان دونوں ناموں (الرحمن اور الرحیم) سے عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ دل وجان سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے۔ دل کو ذکر اور تن کو بندگی کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مشغول رکھے اور اس کے بندوں پر رحم کرے۔ مظلوم کو ظالم سے اور ظالم کو مظلوم سے دور رکھے۔ گنہگاروں اور (اطاعت الٰہی سے) دور ہو جانے

www.mujaddidway.com

والوں کو معاف کرےاور انہیں وعظ و نصیحت کے ذریعے راہ راست کی طرف بلائے۔(اس کام کو کرتے ہوئے) ان کی طرف سے جو دکھ پہنچے اسے برداشت کرے اور محتاجوں کی حاجت پوری کرے۔

الملک: ایسا بادشاہ (حقیقی) کہ دنیا اور آخرت میں جسے (حقیقی) عظمت اور بادشاہی حاصل ہے اور دنیا کے ہر بادشاہ کی گردن اس کے قہر اور غیرت سے ٹوٹی ہوئی ہے۔ جو شخص ہر روز ایک سو مرتبہ (الملک) پڑھے وہ روشن دل ہو جاتا ہے۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ دنیا کے بادشاہوں اور دولت مندوں کو عاجز سمجھے اور ان کی طرف میلان نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی بندگی میں لگ جائے تاکہ مجازی بادشاہ اس کے خادم اور فرمانبردار بن جائیں۔

القدوس: پاکیزہ اور ناپاک چیزوں سے پاک ذات، جس کی ذات کی حقیقت کو پانے سے اہل زمین اور آسمان سبھی عاجز ہیں، جو آدمی ہر روز زوال کے وقت ایک سو بار (القدوس) پڑھے اس کا دل پاک ہو جاتا ہے۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ (اپنے) دل کو انسانی تعلقات، نفسانی خواہشات اور شیطانی وسوسوں سے پاک کرے اور ظاہری طور پر اسے شریعت کے تابع بنائے تاکہ وہ اس طرح باری تعالیٰ کا پیارا بن جائے اور اس کریم کا محبوب ہو جائے۔ (جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے) کہ: ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین"[۱۶]۔

السلام: بے عیب اور بیماری سے پاک (ذات)، سلامتی بخشنے والا، اور اہل اکرام پر نعمتوں کی سرا (بہشت) میں سلام پہنچانے والا، (جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے): "سلام قولاً من رب رحیم" جو شخص ہر روز ایک سو پندرہ مرتبہ بیماری سے شفا پانے کے

لئے (السلام) پڑھے اسے صحت نصیب ہو گی۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ خود کو بری صفات سے محفوظ کرے اور اچھی صفات سے آراستہ کرے اور سلام (یعنی سلامتی والے اور بے عیب) کی مرضی کے مطابق مسلمانوں کو سربلند کرے۔

المومن: بندوں کو عذاب سے پناہ دینے والا اور (اپنے) دوستوں کے دل کو روزِ محشر سکون بخشنے والا۔ جو آدمی اس نام کو اپنے پاس رکھے یا پڑھے وہ ظاہر اور باطن کی تباہی سے امان پائے گا اور شیطان کے دوستوں کا اس پر کوئی بس نہ چلے گا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ اہلِ حق کو منکرات سے محفوظ رکھے اور ساری مخلوق کو تباہی اور نقصان سے بچائے۔

المھیمن: بندوں کے کردار کا خوب نگہبان اور ڈرنے والوں کو اچھی طرح پناہ اور امان دینے والا۔ جو شخص غسل کرنے کے بعد ایک سو بار (اللہ کے) اس نام کو پڑھے وہ باطن کی بزرگی سے مشرف ہو جاتا ہے۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ اپنے اقوال، افعال اور احوال کی حفاظت کرے تاکہ وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی رضا کے خلاف نہ چل سکے۔

العزیز: تمام چیزوں پر ایسا غالب کہ جس سے کوئی فرار نہ کر سکے، جو آدمی چالیس روز تک نمازِ فجر کے بعد اکتالیس مرتبہ (یہ نام) پڑھے وہ دنیا اور آخرت میں کسی کا محتاج نہ رہے گا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور اس کی مخالفت سے پناہ مانگے اور لوگوں کی

www.mujaddidway.com

ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔

الجبار: (سب سے) زبردست، کام کو نیکی اور بھلائی کی طرف لانے والا، جو شخص "مسبعات عشر" [۱۸] کے بعد اکیس بار "الجبار" پڑھے وہ ظالم کے ہاتھ میں گرفتار نہ ہو گا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ اپنے اور غیر کے نفس کو نیکی اور بھلائی کی طرف (لگائے) رکھے۔

المتکبر: وہ ذات جس کے سوا کوئی دوسرا بزرگی اور بڑائی کے ہرگز لائق نہیں ہے جو آدمی اپنی بیوی سے مباشرت کرتے وقت دخول سے پہلے دس مرتبہ المتکبر پڑھے اس کی اولاد خدا ترس پیدا ہوگی۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ خود کو حقیر سمجھے اور بلند ہمت بن کر اللہ تعالیٰ کے سوا دنیا اور آخرت کی (تمام) لذتوں سے منہ موڑ لے۔ ہمارے شیخ (حضرت خواجہ نقشبند) رحمتہ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے:

بلذت های جسمانی غمت را کی فروشم من
که دادن ابلهی باشد بسیری من و سلوی را [۱۹]

الخالق: ہر چیز کو (اپنی) حکمت سے مقدار (مرتبہ) عطا فرمانے والا۔

الباری: ہر چیز کو (اپنی) قدرت سے تخلیق کرنے والا۔

المصور: ہر مخلوق کی شکل کو خلیج بے سبب میں (مناسب طور پر) نقش کرنے والا۔

ان تینوں ناموں سے عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ مصنوع (مخلوق) سے صانع (خالق) کی طرف متوجہ ہو جانے کے بعد پھر مصنوع (مخلوق) کے ساتھ مشغول نہ ہو جائے تاکہ وہ عذاب (سختی وگرانی) میں نہ رہے۔

www.mujaddidway.com

الغفار: گناہ کو چھپانے والا خواہ وہ (جتنا) زیادہ ہو اور گنہگار کو بخشنے والا خواہ وہ جیسا ہی بدکردار ہو۔ جو شخص نمازِ جمعہ کے بعد ایک سو بار "یا غفار اغفرلي ذنوبي" [۲۰] پڑھے وہ بخشش پانے والوں میں شامل ہو گا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ لوگوں کی برائیوں پر پردہ ڈالے اور انہیں نصیحت کرنے کی کوشش کرے۔

القہار: سرکشوں کی گردن توڑنے والا اور ان کی رسم (نشانی) کو مٹا دینے والا۔ جو آدمی ایک سو مرتبہ (القہار) پڑھے اس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ نفس امارہ کو مخالفت کی تلوار سے اور جنّوں اور انسانوں میں سے شیطانوں کو قہر کے ذریعے اپنے دل کی بادشاہی سے باہر نکال دے اور شریعت کے زور سے فاسقوں کا خاتمہ کرے۔

www.mujaddidway.com

الوہاب: بہت (زیادہ) بخشنے والا بغیر کسی لالچ کے اور بہت (زیادہ) کرم کرنے والا بغیر کسی غرض کے، جو شخص نمازِ چاشت کے بعد سرسجدہ میں رکھ کر سات مرتبہ "یا وہاب" پڑھے اس کا دل مخلوقات (کی محبت) سے بھر جائے گا اور اگر وہ کوئی حاجت رکھتا ہو تو وہ پوری ہو جائے گی۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ (اپنی) تمام حاجتوں (کی تکمیل) کو اللہ تعالیٰ سے مانگے اور اس کے لئے جس قدر ممکن ہو ضرورت مندوں کی حاجتوں کو پورا کرے۔

الرزاق: تمام مخلوق کو ان سے کسی قسم کے نفع کی امید نہ رکھتے ہوئے روزی دینے والا، جو آدمی نماز فجر سے پہلے اپنے گھر کے چاروں کونوں میں دس دس بار "یا رزاق" پڑھے اور اس کا آغاز قبلہ رو ہو کر گھر کے دائیں طرف سے کرے وہ مفلسی سے چھٹکارا

پائے گا۔ یہ وہ نام ہے جو فرشتے کھیتوں پر پڑھتے ہیں اور اس نام کی برکت سے خوشے میں دانہ پیدا ہوتا ہے۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنی حاجت کسی کے سامنے پیش نہ کرے اور روزی کا غم نہ کھائے۔ جوکچھ بھی اس کے پاس ہو اسے لوگوں میں بلا امتیاز بانٹنے سے بخل نہ کرے۔

الفتاح: بندوں کے درمیان حکم کرنے والا اور عاجزوں کی مشکلات کو حل کرنے والا۔ یہ وہ نام ہے جس کی برکت سے آسمان اور زمین (پر رہنے والوں) کی مشکلات حل ہوتی ہیں۔ جو شخص نمازِ فجر کے بعد ستر بار "یا فتاح" پڑھے، اس کے دل کی تاریکی جاتی رہے گی۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ ظالموں کے ظلم کو مٹانے اور مظلوموں کے سربلند ہونے اور لطف واحسان کے ذریعے بیکسوں کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرتا رہے۔

العلیم: ظاہر وباطن اور دنیا وآخرت کی باتوں کو اچھی طرح جاننے والا، یہ نام اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات میں سے ہے۔ جو آدمی دل میں "یا علیم" زیادہ پڑھتا ہے وہ حق تعالیٰ کی معرفت پا لیتا ہے۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ ظاہری اوز باطنی علوم کو حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی مخالفت سے ڈرے کیونکہ وہ (سب کچھ) جانتا اور دیکھتا ہے۔

القابض: بندوں کی روزی اور تمام احوال کو پوری طرح (اپنی) گرفت میں رکھنے والا۔ یہ وہ نام ہے جس کی برکت سے ملک الموت روحوں کو قبض کرتے ہیں، جو شخص اس نام کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر چالیس روز تک کھائے وہ بھوک وافلاس سے نجات پائے گا۔

www.mujaddidway.com

الباسط: بندوں کی روزی اور عارفوں کے دل کو کشادگی بخشنے والا۔ یہ وہ نام ہے جس کی برکت سے حضرت میکائیل علیہ السلام بارش کو بھیجتے ہیں جو آدمی سحری کے وقت ہاتھ اٹھا کر دس بار (یا باسط) پڑھے اور پھر ہاتھوں کو منہ پر پھیر لے، ہرگز کسی سوال کے لئے محتاج نہ رہے گا۔

(ان دو ناموں سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ تنگدستی میں صبر کرے اور آسودگی میں شکر بجا لائے۔ قبض میں اللہ تعالیٰ کے جلال کی طرف متوجہ ہو اور بسط میں اللہ تعالیٰ کے جمال کا نظارہ کرے۔

ہمارے خواجہ (حضرت بہاء الدین نقشبند) قبض (کی حالت) میں استغفار پڑھنے اور بسط میں شکر کرنے کا حکم فرماتے تھے۔ نیز فرمایا کرتے تھے کہ ان دونوں حالتوں کا لحاظ رکھنا وقوفِ زمانی میں سے ہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ درویش کو واقعات سے زیادہ التفات نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ وہ بندگی کے قبول ہونے کی حتمی دلیل نہیں ہے اور درویش کو صاحب قبض و بسط بننا چاہیئے تاکہ اسے:"وفی انفسکم افلا تبصرون"[۲۱] کا راز معلوم ہو جائے۔ اس فقیر کے خیال میں اس ہدایت بخشنے والی آیت:"وھو الذی جعل اللّیل والنھار خلفة لمن اراد ان یذکر اواراد شکوراً"[۲۲]۔ میں انہی دو حالتوں کی جانب اشارہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ پس (عارف کو) سینے کی بسط وقبض کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیال کرنا چاہیے۔ جیسا کہ عارف رومی (مولانا جلال الدین محمد) کہتے ہیں، بیت:

اگر پنہان شوی ازمن همه تاریکی وکفرم
وگر پیدا شوی برمن مسلمانم بجان تو[۲۳]

اور کبرا میں سے بعض نے کہا ہے کہ ولی کے لئے قبض وبسط ایسے ہی ہے جیسے نبی کے لئے وحی ہے۔

الخافض: گنہگاروں اور کافروں کو نیچا (ذلیل) کرنے والا، یہ نام وہ ہے جس کی برکت سے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام نے دشمنوں سے چھٹکارا پایا، جو آدمی دشمن کو دفع کرنے کی نیت سے ستر مرتبہ (یا خافض) پڑھے اس کی مراد پوری ہو جاتی ہے۔

الرافع: (اپنے) فرمانبرداروں اور اہلِ ایمان کو سربلند کرنے والا۔ یہ وہ نام ہے جس کی برکت سے تمام بادشاہوں نے مملکت پائی اور آسمان اسی نام کی برکت سے بغیر ستونوں کے کھڑے ہیں۔ جو شخص آدھی رات یا دوپہر کو ایک سو بار "یا رافع" پڑھے وہ برگزیدہ ہو جائے گا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ اولیائے حق کی مدد کرکے انہیں سربلند کرے اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں (کافروں) کو قہر اور ہیبت کے ذریعے نیچا (ذلیل) کرے۔

المعز: ایمان اور عبادت کی بدولت عزیز بنانے والا۔ جو آدمی سوموار اور جمعہ کو نماز مغرب کے بعد اکتالیس دفعہ "یامعز" پڑھے وہ لوگوں میں بارعب ہو جاتا ہے۔

المذل: کفر اور گناہ کی بدولت ذلیل کرنے والا۔ جو شخص کسی ظالم سے خوفزدہ ہو، وہ پچھتر بار "یا مذل" پڑھے اس کے بعد سجدہ کرے اور سجدے میں ہی دشمن کا نام لے کر کہے یا الہٰی مجھے (اس) دشمن سے امان عطا فرما۔ وہ (اس دشمن اور ظالم کے شر سے) امان پائے گا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ عزت کو اللہ تعالیٰ ہی سے مانگے جو اس کی فرمانبرداری کرنے پر حاصل ہوتی ہے اور ذلت کو بھی اللہ تعالیٰ ہی کی جانب سے سمجھے جو گناہ کرنے پر ملتی ہے۔ (نیز عارف کو چاہیے کہ) وہ نیکو کاروں کی عزت کرے

www.mujaddiday.com

اور گنہگاروں کو ذلیل کرے۔

السمیع: آوازوں کو کانوں کے بغیر سننے والا اور ہر مدہوش کی حاجت پوری کرنے والا۔ جو آدمی جمعرات کے روز نماز چاشت کے بعد پانچ سو مرتبہ "السمیع" پڑھے اور (اِس وظیفے کے دوران کوئی اور) بات نہ کرے، وہ جو دعا بھی مانگے قبول ہو جاتی ہے۔

البصیر: (سب چیزوں کو) آنکھوں کے بغیر دیکھنے والا۔ یہ دونوں نام ذاتِ الٰہیٰ کے صفاتی نام ہیں اور یہ نام (البصیر) وہ نام ہے جس کی برکت سے انبیاء صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کو معراج نصیب ہوئی اور اولیائے کرام نے اس کی عظمت سے قربت (الٰہیٰ) پائی۔ جو شخص صحیح عقیدے کے ساتھ جمعہ کی سنتوں اور (دو) فرضوں کے درمیان ایک سو دفعہ "یا بصیر" پڑھے وہ خصوصی عنایت الٰہیٰ کا مستحق ٹھہرے گا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ اپنے احوال، افعال اور اقوال پر نگاہ رکھے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے پرہیز کرے۔

الحکم: ٹھیک اور درست حکم کرنے والا۔ جو آدمی آدھی رات کے وقت ("یا حکم") اتنا پڑھے کہ بے حال ہو جائے، وہ اسرار (الٰہیٰ) کا محرم بن جاتا ہے۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ دل وجان سے اللہ تعالیٰ کے حکم مانے اور سرکشوں کے باطل رستے سے دور رہے۔

العدل: اچھی طرح انصاف کرنے والا۔ جو شخص جمعہ کی رات کو روٹی کے بیس ٹکڑوں پر (یہ نام) لکھ کر کھائے، تمام مخلوق اس کی مطیع بن جاتی ہے۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ قضا پر راضی رہے اور رضا کی بنیاد کو قضا کے ظاہر نہ کرنے میں پنہاں سمجھے۔

اللطیف: پوشیدہ کاموں کو جاننے والا اور نیکی (بھلائی) کی

www.mujaddidway.com

بندوں تک پہنچانے والا۔ جس شخص کو کوئی مشکل پیش آئے وہ (دو رکعت) تحیۃ الوضو (پڑھنے) کے بعد ایک سو بار "یا لطیف" پڑھے تو اس کی مشکل دور ہو جائے گی۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ (اپنے) باطن کو ظاہری برائیوں سے پاک رکھے، نیز چھوٹوں اور بڑوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔

الخبیر: تمام چیزوں سے آگاہ اور ان کو خبر دینے والا۔ جو آدمی اپنے نفسِ بد کا شکار ہو چکا ہو اگر وہ اس نام کو زیادہ پڑھے تو (اپنے نفس کی برائیوں سے) چھٹکارا پا لے گا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ گناہ (کرنے) سے خوف کھائے تاکہ بے خبری کے عالم میں وہ نقصان نہ اٹھائے۔

الحلیم: برد بار، درگذر فرمانے والا اور بدکردار کو فرصت دینے والا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ غصہ سے پرہیز کرے، نگاہ نیچی رکھے اور دشمنی کا انتقام لینے میں جلدی نہ کرے۔

جو آدمی سمندر اور دریا میں کشتی کی سواری کرے، وہ یہ نام پڑھے۔

العظیم: ایسا بزرگ جس کا کوئی شریک نہیں اور جس کی حقیقت کا احاطہ عقل نہیں کر سکتی۔ جو شخص دل میں "یا عظیم" زیادہ پڑھے وہ تمام مخلوق میں عزیز (عزت والا) بن جاتا ہے۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ خود کو حقیر اور ذلیل سمجھے اور اللہ تعالیٰ کی کبریائی کو بے نہایت تصور کرے۔

الغفور: بدکردار کے گناہ کو اچھی طرح چھپانے والا اور گنہگار

www.mujaddidway.com

کو بخشنے والا۔ جو آدمی "یا غفور" زیادہ پڑھے اس کے دل سے تاریکی جاتی رہتی ہے۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ گنہگار کو معاف کرکے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا عفو و درگزر سے تعلق قائم رکھے۔ بیت:

پیش جوش عفو بیحد تو، شاہ
عذر از جملہ کسان آمد گناہ [۲۲]

الشکور: اپنے نیک بندے کو انتظار (کرنے) سے جزا دینے والا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور (اس کی) مخلوق کا شکر بجا لائے اور (اللہ تعالیٰ کی یاد سے) ایک لمحہ بھی غافل نہ رہے۔ جس شخص کی آنکھ کی بینائی جاتی رہے وہ اکتالیس بار "یا شکور" پڑھے اور پھر پانی میں ہاتھ ڈال کر اپنی آنکھ پر ملے تو شفا پائے گا۔

العلی: اس چیز سے برتر کہ اس کی ذات کو جس طرح کہ وہ ہے اس کے سوا کوئی دوسرا جانے۔ جو شخص یہ نام ہمیشہ پڑھے یا اپنے ساتھ رکھے اگر وہ مفلس ہو تو دولت مند ہو جائے اور اگر مسافر ہو تو اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر اپنے شہر میں واپس پہنچ جائے۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے تابع رکھ کر خوار کرے۔

الکبیر: ملک، ملکوت اور جبروت میں بزرگ۔ یہ وہ نام ہے جس سے تمام مخلوق اس (اللہ تعالیٰ) کی مقہور ہے۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ عظمت کبریائی کو اللہ تعالیٰ کا خاصہ سمجھے اور فنا اور عاجزی کے ذریعے اپنا نصیب حاصل کرے۔

الحفیظ: راتوں اور دنوں میں بندوں کی اچھی طرح حفاظت

www.mujaddidway.com

کرنے والا اور بندوں کے اعمال کو، انہیں قیامت کے روز جزا دینے کے لئے، اچھی طرح محفوظ رکھنے والا۔ اس نام کی برکت سے حضرت نوح علیہ السلام کامیاب ہوئے۔ جس آدمی کو پانی، آگ، جن وغیرہ اور نامحرم عورت پر نگاہ اٹھ جانے کا خوف ہو وہ یہ نام لکھ کر اپنے بازو پر باندھ لے تو امان پائے گا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ خود کو نفسانی خواہشات، شہوتوں، غصہ اور مشکل کاموں میں پیش آنے والے خطرات سے محفوظ رکھے۔

المقیت: قوتوں کا پیدا کرنے والا۔ جو شخص رلا دینے والی مصیبتوں میں صبر کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ سات بار اس نام کو خالی لوٹے پر پڑھنے کے بعد اسے پانی سے بھر دے اور پھر اس کے پانی کو پی لے تو اس کی مشکل آسان ہو جائے گی۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ لوگوں کی جانوں کو طعام کی بخشش کے ذریعے اور ان کی روحوں کو اسلام کی تبلیغ سے نفع پہنچائے۔

الحسیب: بندوں کے لئے اس جہان (دنیا) اور اس جہان (آخرت) میں کافی اور ان کا اچھی طرح حساب کرنے والا۔ جس آدمی کو کسی سے خوف ہو وہ ایک ہفتہ تک ہر صبح اور شام سات بار "حسبی اللہ الحسیب" پڑھے تو اس کا وہ خوف جاتا رہے گا اور اسے چاہیے کہ یہ عمل جمعرات سے شروع کرے۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ لوگوں کی مشکلات حل کرنے کی پوری کوشش کرے اور توبہ کرکے اور جن لوگوں کے اس پر حقوق ہیں ان کو ادا کرکے، روزِ محشر سے پہلے اپنا محاسبہ کرکے، قیامت کے حساب میں کامیاب ہونے کی تدبیر کرے۔ جیسا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد میں اس طرف اشارہ ہوا ہے: "حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا کبرا" [۲۵]۔ نماز

عصر کے بعد ہر روز محاسبہ میں مشغول رہے۔

الجلیل: ایسا بڑا (بزرگوار) جو (اپنے) مکاشفۂ جلال (یعنی جلال کا دیدار کرانے) سے طالبوں کے دلوں کو پگھلاتا (تڑپاتا) ہے اور پھر (انہیں اپنے) مطالعۂ جمال (دیدارِ جمال) سے نوازتا ہے۔ جو شخص لوگوں میں بزرگ (صاحب عزت) بننا چاہے وہ اس نام کو مشک اور زعفران سے لکھ کر کھائے تو لوگوں میں بزرگی پائے گا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ کی) دونوں صفات (جلال وجمال) کا مظہر بننے کی کوشش کرے۔

ہمارے خواجہ حضرت مخدومی بہاء الحق والدین البخاری المعروف بہ نقشبند فرمایا کرتے تھے کہ: "مرشد کو چاہیئے کہ وہ مرید کو ان دونوں صفات کی تربیت دے تاکہ وہ اس کے جمال کو جلال اور اس کے جلال کو جمال مشاہدہ کرے"۔ میں نے حضرت خواجہ (نقشبند) کے خلیفہ حضرت خواجہ علاء الدین العطار علیہما الرحمۃ والرضوان الملک الجبار، سے سنا ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے اگر اللہ تعالیٰ کا جمال نہ ہوتا تو اسکا جلال دنیا کو جلا دیتا اور اگر اللہ تعالیٰ کا جلال نہ ہوتا تو اس کا جمال دنیاکو دیوانہ بنا دیتا۔

الکریم: وہ جو بن مانگے اتنا دیتا ہے کہ وہم وگمان میں نہیں آ سکتا اور وہ جو گنہگار سے عذاب اور سزا دور کرتا ہے جو آدمی سوتے وقت بستر پر "یا کریم" پڑھتے پڑھتے سو جائے، فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں کہ "اکرمک اللہ" یعنی اللہ تعالیٰ تجھے عزت عطا فرمائے۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ (لوگوں کو) احسان جتلائے بغیر عطا کرے اور طاقت رکھنے کے باوجود (انہیں) معاف کرے۔

الرقیب: لوگوں کے ظاہر اور باطن پر نگاہ رکھنے والا۔ جو شخص

www.mujaddidway.com

سات مرتبہ یہ نام پڑھ کر اپنے مال اور اہل وعیال پر دم کرے تو وہ سب سلامت رہیں گے۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ دل کو شیطانی وسوسوں اور نفسِ امارہ کو گناہ سے باز رکھے۔

المجیب: تلاش کرنے (پکارنے) والوں کو جواب دینے والا اور مانگنے والوں کو عطا کرنے والا۔ اس نام کی برکت سے حضرت اسماعیل علیہ السلام تیز چھری سے محفوظ رہے۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو دل وجان سے قبول کرے، تاکہ دونوں جہانوں کی کامیابی سے مشرف ہو جائے۔

www.mujaddidway.com

الواسع: تمام چیزوں کو (اپنے) علم قدیم کے ذریعے آگے پہنچانے والا (یعنی عالم وجود میں لانے والا) اور (اپنے) سب کو گھیرے میں لینے والے کرم کے ذریعے نعمت عطا فرمانے والا۔ جس آدمی کو کسی چیز پر قناعت وکفایت حاصل نہ ہو اگر وہ اس نام کو زیادہ پڑھے تو اسے قناعت و کفایت (صبر وشکر) حاصل ہو جائے گی۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ خاص وعام (سب لوگوں) پر بہت زیادہ انعام واکرام کرنے کی کوشش کرے۔

الحکیم: کام کرنے میں معتبر اور کردار میں درست (یعنی وہ ذات جس کے قول وفعل اندازہ کے مطابق بالکل صحیح اور برمحل ہوں) جس شخص کو کوئی مشکل پیش آ جائے وہ "یا حکیم" زیادہ پڑھے تو اس کی مشکل حل ہو جائے گی۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ جو کچھ دیکھے اور جانے سب کو درست (صحیح اور برمحل) سمجھے اور حکم کے مطابق اعتقاد کرے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی حکمت کی حقیقت تک

رسائی نہ پا سکے تو "ربنا ما خلقت هذا باطلا"[۲۶] پڑھے۔ نظم:

ہر آن نقشی کہ درعالم نہادیم
تو زیبا بین کہ خوش زیبا نہادیم[۲۷]

الودود: تمام خلقت سے نیکی کو پسند کرنے والا اور حق کی طرف میل، دلوں کا دوست۔ میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرنے کے لئے ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھ کر کسی چیز پر دم کرکے (انہیں) کھلائیں تو وہ آپس میں محبت کرنے لگیں گے۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دوست رکھے اور اس کے دوستوں کے ساتھ بھلائی کرے۔

المجید: (تمام) بڑائیوں کے لائق اور سب بھلائیوں کو عطا فرمانے والا۔ جس آدمی کو برص اور جذام کا خطرہ لاحق ہو وہ ایام بیض میں (یعنی ہر ماہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو) روزہ رکھے اور افطار کے بعد "یا مجید" پڑھے تو شفا پائے گا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ بڑائی (غرور و تکبر) کو (اپنے) سر سے نکال دے اور لوگوں کے ساتھ بھلائی کرے۔

الباعث: مُردوں کے تن کو روح اور (اپنے) چاھنے والوں کو فتوح (کشادگی) سے زندہ کرنے والا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ آخرت (میں کامیاب ہونے) کی تدبیر کرے اور اس کی استعداد (یعنی نیک اعمال جمع کرنے) کی کوشش کرے اور مُردہ دلوں کو ارشاد حق سے زندہ کرے۔

جو شخص سوتے وقت ہاتھ سینے پر رکھ کر ایک سو بار "یا باعث" پڑھے اس کا مردہ دل زندہ ہو جاتا ہے۔

الشہید: بندوں پر سچا گواہ اور ان کے احوال (اعمال) کو

www.mujaddidway.com

جاننے والا۔ جس آدمی کی اولاد نافرمانبردار ہو اگر وہ ہر روز صبح کے وقت آسمان کی طرف منہ اٹھا کر ایک بار "یا شہید" پڑھے تو اس کی اولاد فرمانبردار ہو جائے گی۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ گناہوں سے بچے اور ہمیشہ نیکی میں لگا رہے۔

الحق: ہستی کے لحاظ سے برحق اور راست اور بڑائی کے لائق۔

یہ نام باری تعالیٰ کی ذاتی صفات میں سے ہے۔ جس آدمی کی کوئی چیز گم ہو جائے وہ کاغذ کے چار کونوں پر "الحق" لکھے اور درمیان میں گم شدہ چیز کا نام لکھے۔ آدھی رات کے وقت اس کاغذ کو ہتھیلی پر رکھ کر آسمان کی طرف نگاہ اٹھائے تو (اسے گم شدہ چیز) مل جائے گی۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو قابل عزت اور بقا اور اس کے علاوہ دوسری تمام چیزوں کو لائق عجز اور فنا سمجھے تاکہ وہ ایمانِ حقیقی کا حامل ہو جائے۔

الوکیل: ایسا کارساز (حاجت روا و مشکل کشا) کہ لوگ اپنی مشکلات (کا حل صرف) اس پر چھوڑ دیں اور ایسا محفوظ رکھنے والا کہ خوف میں لوگ خود کو اس کے حوالے کر دیں۔ جو شخص اس نام کو اپنا ورد بنا لے وہ (ہر آفت سے) محفوظ رہے گا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار رہے اور اپنے کاموں کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے (نفع کی) امید نہ رکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

القوی: بڑی طاقت اور قوت والا۔

المتین: لاثانی اور شدید قوت والا۔ (پائیدار)

یہ دونوں نام باری تعالیٰ کی ذاتی صفات میں سے ہیں۔ (ان دونوں ناموں سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ خود کو عاجز

www.mujaddidway.com

ضعیف، لاچار اور نحیف خیال کرے اور قوت اور طاقت (صرف) اس (اللہ تعالیٰ) سے طلب کرے۔

الولی: (اپنے) دوستوں سے محبت کرنے والا، اور ان کا حمایتی (اور مددگار)۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ اس (اللہ تعالیٰ) کے دوستوں کو دوست رکھے اور اس کے دوستوں کی مدد کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔ اس (اللہ تعالیٰ) کے دوست کو (اپنی) آنکھ پر بٹھائے اور (اپنی) آنکھ کو (اپنے) دوست (اللہ تعالیٰ) پر رکھے۔

الحمید: وہ ذات جس کی تمام مخلوق کی زبان سے سب اچھائیوں کے ساتھ تعریف کی گئی ہے۔ (لائق تعریف)

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ پسندیدہ صفات کو اپنانے اور بری صفات کو چھوڑنے کی کوشش کرے۔

المحصی: (سب مخلوق اور اس کے اعمال کے) تمام شماروں (حسابوں) کو جاننے والا اور تمام کاموں پر قادر (یعنی قادرِ مطلق)۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ اپنی طاقت کے مطابق ظاہری اور باطنی نعمتوں کا شمار کرے اور ان کا شکر ادا کرنے کی کوشش کرے۔ مصرع

ای شکر نعمتہای تو چند انکہ نعمتہای تو [۲۸]

المبدی: ساری مخلوق کو پہلی بار پیدا کرنے والا۔

المعید: تمام موجود ہونے والی چیزوں کو تباہ ہونے کے بعد دوبارہ لوٹانے (پیدا کرنے) والا۔ (نیا پیدا کرنے والا)

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ آخرت کے سرمایہ (سامان یعنی نیکیوں) کی تدبیر (کرنے) کو معاش (یعنی دنیاوی

www.mujaddidway.com

آسائشوں) پر ترجیع دے۔

المحیی: تن کو جان اور دل کو ایمان سے زندہ کرنے والا۔ واللہ اعلم۔

الممیت: جسموں کو قضائے مرگ (یعنی موت) اور جانوں (روحوں) کو کفر اور گناہ سے مارنے والا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ فیوضات ربآنی کی استقامت کے ذریعے دل کو زندہ کرے اور بری صفات کے چھوڑنے کی پوری کوشش کرے تاکہ تائید الٰہی اور جذبات قیومّی جس سے مُردہ دل زندگی حاصل کرتے ہیں، اس کے بیقرار ہونے والے دل کو نظرِ قہاری کے ذریعے ما سویٰ اللہ سے خالی کر دے۔

اَلحّیِ: جس کی زندگی جان کی محتاج نہیں اور جسے موت کا خوف نہیں (یعنی ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا)۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ ایمانِ حقیقی اور علوم لدّنی کے ذریعے اپنے تن و دل کو زندہ کرے۔

القیوم: ہمیشہ سے قائم رہنے والا اور بغیر کسی اندیشہ کے سلطنت رکھنے والا۔ ساری مخلوق جس کی محتاج ہے اور وہ کسی چیز کا محتاج نہیں۔ "القائم بذاته والمقوم لغیره"[۲۹]۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسری چیزوں سے منہ موڑ لے اور تمام اوقات میں کامل توجہ خاص طور پر اللہ کی جانب کرے اور استقامت اختیار کرے اور دور افتادہ (طالبانِ حق) کو استقامت (یعنی قرب الٰہی) تک پہنچائے۔

الواجد: تونگر، دانا اور چاہنے والا اور جو کچھ چاہے اسے پانے والا۔ "من الوجد والوجدان" کا سزاوار (یعنی ہر چیز کو پانے والا)۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ خود کو اللہ تعالیٰ کا محتاج اور مقہور سمجھے۔

الماجد: خداوندی اور بزرگواری کے لائق۔
(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ خود کو ذلیل اور حقیر خیال کرے۔
الواحد: اپنی ذات کے لحاظ سے گنتی کے طور پر اکیلا (تنہا)۔
الاحد: اپنی صفات میں انتہا کے لحاظ سے لاثانی۔
(اس نام سے) عارف کا نصیب توحید ہے جو اپنے درجات کے لحاظ سے: توحید تقلیدی، (توحید) برہانی اور (توحید) شہودی ہے۔
الصمد: ایسا حاجت روا جسے خود کسی چیز کی حاجت نہیں (یعنی بے نیاز)۔
(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مراد اور پناہ (دینے والا) نہیں ہے۔
القادر: تمام چیزوں پر قدرت رکھنے والا۔
المقتدر: تمام چیزوں پر پوری طرح غلبہ (قدرت) رکھنے والا۔
(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ اس بات پر یقین کرلے کہ اس کے سوا کوئی حقیقی طاقتور نہیں ہے اور وہ (عارف) خود کو اور اللہ کے سوا ساری مخلوق کو اللہ کی قدرت میں اسیر سمجھے۔
المقدم: (اپنے) فرمانبرداروں کو آگے (درجات کی بلندیوں سے ہمکنار) کرنے والا۔
الموخر: گنہگاروں کو نیچا (ذلیل) کرنے والا۔
(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ عزت اور حرمت کو اللہ کی جانب سے خیال کرے۔ (اس کی) فرمانبرداری کرنے کی وجہ سے، اور ذلت و رسوائی کو بھی اللہ کی طرف سے سمجھے، گناہ کرنے کی بدولت۔
الاول: وہ جو ہمیشہ سے ہے اور جس کے ہونے کی ابتداء نہیں۔
الاخر: وہ جو ہمیشہ سے ہے اور جس کے ہونے کو فنا نہیں۔

www.mujaddiway.com

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ تمام چیزوں (مخلوق) کی بقا و فنا کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھے۔ (جیسے آیا ہے کہ):"فمنہ الوجود والکل الیہ یعود"[۲۰]۔

الظاھر: آسمان و زمین میں دلیلوں سے ظاہر ہستی۔

الباطن: اپنی ذات کے اعتبار سے یوں پنہاں کہ اس کی حقیقت عقل وگماں میں نہیں آ سکتی۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ دنیا کے تمام ذرّوں میں اس کے وجود کی دلیلیں دیکھے اور ساری مخلوق کے وجود (قیام) کو اللہ کی جانب سے سمجھے۔

الوالی: سچا بادشاہ۔

المتعال: خلقت کی بصیرت اور گفتار سے بلند وبرتر۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ خود کو اللہ کے فرمان کا مطیع اور تابع بنائے، تاکہ وہ دونوں جہاں میں صاحبِ رتبہ ہو جائے۔

البر: بھلائی کرنے والا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ جتنا ہو سکے وہ لوگوں پر احسان کرے۔

التواب: گنہگار کی توبہ قبول کرنے والا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ بدکردار کی معذرت پر اسے معاف کر دے اور گناہ کی زیادتی پر اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو۔

المنتقم: گنہگاروں، کافروں اور دشمنوں کو عذاب دینے والا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ جہاد اکبر واصغر پر قیام کرے۔

العفو: توبہ کرنے والوں کے دلوں کو گناہ سے پاک کرنے والا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ بدکاروں اور

www.mujaddidway.com

ظالموں کو معاف کرے اور سارے جہان کی مخلوق پر نظرِ عنایت رکھے۔

الروف: نہایت مہربان۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ سارے جہان کی مخلوق پر شفقت اور عنایت کی نگاہ رکھے۔

مالک الملک: ایسا بادشاہ اور بادشاہی دینے والا جس نے دنیا کی بادشاہی دشمنوں اور آخرت (کی بادشاہی اپنے) دوستوں ک دی۔سو

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ دنیا اور آخرت (کی بھلائی) اللہ سے طلب کرے۔

ذوالجلال والاکرام: وہ خدا تعالیٰ جو بزرگی اور بزرگواری کے لائق ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ثبوتی اور سلبی صفات کی طرف اشارہ ہے۔ نصیبہ مامر بہ انفاً[۳۱]

المقسط: سچائی کے ساتھ عدل کرنے والا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ سچائی کو اپنا شعار بنائے۔

الجامع: روزِ جزا مخلوق کو جمع کرنے والا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ آخرت کے لئے نیک عمل کرنے کی کوشش کرے۔

الغنی: تمام چیزوں اور ہر کسی سے بے نیاز۔

المغنی: ہر درویش (مفلس) کو تکلیف اور فکر کے بغیر دولت مند کرنے والا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے امید نہ رکھے اور اس کے سوا سب کو مفلس اور محتاج سمجھے۔

المانع: بلا اور عطا کو روکنے والا۔ جس کو چاہے (اپنی) حکمت، قدرت اور قضا کے ذریعے (اپنی بلا اور عطا سے) محروم رکھے۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے عطا طلب کرے اور مصیبت میں اسی سے پناہ مانگے۔

www.mujaddidway.com

الضار: وہ جو نقصان دینے والا ہے۔

النافع: وہ جو فائدوں کا پہنچانے والا ہے۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ نفع اور نقصان اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھے اور ان کے اسباب سے منہ موڑ لے۔ پس جب حضرت خلیل (ابراہیم) علیہ السلام آگ میں جائیں تو نہ جلیں اور جب حضرت کلیم (موسیٰ) علیہ السلام دریا میں جائیں تو نہ ڈوبیں۔

النور: خوبصورت دنیا کو سجانے والا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ دل کی روشنی اور حضوری عبادت کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے طلب کرے۔

الھادی: رستہ دکھانے والا (یعنی ہدایت بخشنے والا)۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ علم اور ارشاد سے جاہلوں کی راہنمائی کرے اور زمین پر خلیفۃ اللہ ہونے کی ذمہ داری پوری کرے۔

البدیع: آسمان اور زمین کی آرائیشوں کو (اپنی قدرت کاملہ سے) اور مومنوں کے دلوں کو نورِ یقین سے تازگی بخشنے والا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ حسن وجمال کے تمام جلوے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھے اور مخلوق کو دیکھ کر معرفت الٰہیٰ حاصل کرے تاکہ عذاب میں مبتلا نہ رہے۔

الباقی: وہ ذات جس کی ہستی کو ہرگز فنا نہیں۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دوست بنائے اور دل کو مخلوق سے خالی کرے۔ اللہ کے ساتھ باقی اور مخلوق کے ساتھ فانی بن جائے۔

الوارث: وہ ہستی جس کے لئے تمام مخلوق اپنی املاک اور بادشاہیاں چھوڑ جاتی ہے۔

www.mujaddidway.com

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ وہ کسی چیز کو اپنی ملکیت اور سلطنت نہ سمجھے بلکہ وہ تمام چیزوں کو اپنے ہاتھ میں مستعار خیال کرے۔

الرشید: وہ ذات جو راہِ راست دکھاتی ہے۔ وہ ہستی جو بیان کو صحیح اور سچا (قابلِ رشد) بناتی ہے (یعنی راستی اور نکوئی پسند کرنے والا)۔

الصبور: گنہگاروں سے اپنا عذاب ہٹانے والا۔

(اس نام سے) عارف کا نصیب یہ ہے کہ کاموں میں صبر کرے اور گنہگار کو قصور وار ٹھہرانے اور سزا دینے میں جلدی نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے کہ "لیس کمثلہ شیٔ وھوا لسمیع البصیر" [۳۲] یعنی وہ ذات ہے کہ جس کے مثل کوئی شے نہیں ہے اور وہ تمام آوازوں کو کانوں کے بغیر سننے والا اور تمام چیزوں کو آنکھوں کے بغیر دیکھنے والا ہے اور اس بات میں اہل تشبیہ وتعطیل کے اعتقاد کی نفی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ولہ الحمد فی الاول والاخر وصلی اللہ علی محمد وآلہ اجمعین الطیبین الطاہرین "وما ارسلنک الا رحمةً لِلعٰلمین" [۳۳] برحمتک یا ارحم الراحمین۔

تمت تمام شد

www.mujaddidway.com

حواشی شرح اسماء الحسنی

۱۔ ترجمہ: سب تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے اپنے اچھے اچھے (مخصوص) ناموں کی تجلیّات اور اپنی بلند صفات کے ذریعے اولیائے کرام کے دلوں کو منور فرمایا اور اس کے رسول حضرت (محمد) مصطفیٰ ؐ اور سارے انبیائے کرامؑ اور آپؐ کی آل عظامؓ اور صحابہ کرامؓ ، جو ہدایت کے ستارے ہیں، (سب) پر درود و سلام ہو)۔

۲۔ مولف کی دعا، ترجمہ: اللہ اس کے عیوب اسے دکھائے اور اس کا (آنے والا) کل اس کے گذشتہ کل سے بہتر بنائے۔

۳۔ سورۃ الاعلیٰ:۱ ، ترجمہ: آپ تسبیح کیجئے اپنے عالی شان پروردگار کے نام کی۔

۴۔ سورۃ الاعراف: ۱۸۰، ترجمہ: اور اللہ ہی کے لئے اچھے اچھے (مخصوص) نام ہیں، سو انہیں سے اُسے پکارو۔

۵۔ حصن حصین: ۴۴ (حدیث شریف) ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے ان کو پورا پڑھا وہ جنت میں داخل ہوا۔

۶۔ ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے اور اسی پر بھروسہ ہے۔

۷۔ سورۃ المزمل:۲۰، ترجمہ: اسے (اللہ کو) معلوم ہے کہ تم لوگ اسے پورے احاطہ میں نہیں لا سکتے۔

۸۔ ترجمہ: یعنی تم اس کی ہرگز طاقت نہیں رکھتے۔

۹۔ رسالہ قدسیہ:۲۰۳ (حدیث شریف) ترجمہ: جس نے اپنے علم پر عمل کیا، اللہ اس کو اس علم کا وارث بنائے گا جو وہ نہیں جانتا۔

۱۰۔ مثنوی، جلد اوّل:۹۰، ۹۱

۱۱۔ قول حضرت جنید بغدادی (م ۲۵۸ھ / ۹۱۰ء) ترجمہ: قارئیوں

www.mujaddidway.com

سے قطع کرو اور صوفی سے جوڑو۔

۱۲۔ حوالہ نہیں ملا۔ ترجمہ: بے شک دنیا میں ایک جنت ہے جو اس میں داخل ہو گیا اس کو جنت کا شوق نہ رہا اور وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے۔

۱۳۔ المعجم المفہرس (ج۱):۳۷۹، اس طرح:"ان الجنتہ لتشتاق الی ثلاثہ:علی و عمّار وسلمان" (بہ نقل از ترمذی: مناقب:۳۳)۔ ترجمہ: جنت سلمانؓ کی اس سے کہیں زیادہ مشتاق ہے، جتنا کہ سلمانؓ کو جنت کا شوق ہے۔

۱۴۔ سورۃ البقرۃ:۶۰، ترجمہ:(اور) ہر گروہ نے اپنا (اپنا) گھاٹ معلوم کر لیا۔

۱۵۔ سورۃ الحشر:۲۳، ترجمہ: اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۱۶۔ سورۃ البقرۃ:۲۲۲، ترجمہ: بے شک اللہ محبت رکھتا ہے توبہ کرنے والوں سے اور محبت رکھتا ہے پاک صاف رہنے والوں سے۔

۱۷۔ سورۃ یٰسٓ:۵۸، ترجمہ: سلام انہیں کہا جائے گا پروردگار مہربان کی طرف سے۔

۱۸۔ "مسبعات عشر" دس ایسے کلمے (اوراد) جو ہر ایک سات سات مرتبہ پڑھا جائے اوراد و ادعیہ کی کتب میں منقول وموجود ہیں۔

۱۹۔ مثنوی نائیہ ص۱۱۲۔

۲۰۔ ترجمہ: اے (گناہوں کے) بخشنے والے میرے گناہ بخش دے۔

۲۱۔ سورۃ الذّٰریٰت:۲۱، ترجمہ: اور خود تمہاری ذات میں بھی بہت سی نشانیاں ہیں) تو کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا۔

۲۲۔ سورۃ الفرقان:۶۲، ترجمہ: اور وہ وہی تو ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنا دیا اس شخص کے لیے جو سمجھنا چاہے یا شکر ادا کرنا چاہے۔

۲۳۔ کلیات شمس (جلد پنجم):۳۰، شعر نمبر ۲۲۸۱۹۱

www.mujaddidway.com

۲۴۔ دراصل:"عذر از جملہ آمد گناہ" تصحیح از جناب رئیس نعمانی مدیر مجلہ "عبارت" لکھنو دانش، ۳:۲۰۰

۲۵۔ ترجمہ:بڑے محاسبے سے قبل اپنے نفسوں کا احتساب کرو۔ اس سے قریب ایک حدیث ہے:"حاسبوا اعمالکم قبل ان تحاسبوا وزنوا انفسکم قبل ان توزنوا وموتوا قبل ان تموتوا"۔ (المنہج القوی(ج ۴) :۳۱۳ بحوالہ احادیث مثنوی:۱۱۶

۲۶۔ سورۃ آل عمران:۱۹۱، ترجمہ:اے ہمارے پروردگار تو نے یہ (سب) لایعنی نہیں پیدا کیا ہے۔

۲۷۔ حوالہ نہیں ملا۔

۲۸۔ تفسیر چرخی:۲۹۷ و ۳۲۲۔

۲۹۔ یعنی اللہ تعالیٰ بذات خود قائم ہے اور غیرِ خود کو قائم کرنے والا ہے۔

۳۰۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ہی جانب سے ہر موجود کا وجود ہے اور آخر اسی کی طرف ہر ایک لوٹے گا۔

۳۱۔ کذافی الاصل، ترجمہ:اس کا حصہ جس پر وہ کبھی اتفاقاً گزرا۔

۳۲۔ سورۃ الشوریٰ:۱۱، ترجمہ:کوئی چیز اس کے مثل نہیں اور وہی (ہر بات کا) سننے والا ہے۔ (ہر چیز کا) دیکھنے والا ہے۔

۳۳۔ سورۃ الانبیاء:۱۰۷، ترجمہ:اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر۔

۳۴۔ مصنف کی دعا:ترجمہ: اور اوّل و آخر میں سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اور حضرت محمدؐ اور آپؐ کی تمام پاکیزہ اور مطہرہ آل عظامؓ پر درود ہو (جن کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے کہ) اور ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تیری رحمت کے صدقے۔

www.mujaddidway.com

رسالۂ دوم

حورائیہ : جمالیہ

تصنیف

مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ العزیز

ترجمہ وتحقیق

محمد نذیر رانجھا

www.mujaddidiway.com

حورائیہ: جمالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ تعریف اور بے شمار ستائش جس نے انبیاء اور اولیاء کے دلوں کو صفات جلالیہ اور جمالیہ کا مظاہر بنایا اور قدوۂ رسل و انبیاء، ہادی اقوم سبل اور ضوء اصفیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوات وسلام ہو اور آپ کی آل کرام اور اصحاب عظام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) جو "نجوم اہتدی"[۱] (ہدایت کے ستارے) ہیں، پر ہو اور عام طور پر امت کے تمام علماء اور اولیاء پر رحمت اور بخشش ہو اور خاص کر قطب الواصلین، مقتدی العارفین اور وارث علوم المحققین، اس فقیر کے شیخ حضرت خواجہ بہاء الحق والدین[۲] البخاری المعروف بہ نقشبند، آپ کے خلفائے عظام، احباب اور اصحاب پر قیامت کے دن تک (اللہ تعالیٰ کی) رحمت اور بخشش ہو۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار یہ ضعیف بندہ یعقوب بن عثمان الغزنوی ثم الچرخی "بصراللہ تعالیٰ بعیوب نفسہ"[۳] کہتا ہے کہ ایک سچے درویش اور گھرے دوست نے درخواست کی کہ ایک رباعی جو حضرت قطب الاقطاب، قدوہ اولی الالباب، مرشد الخلائق الی الحقائق، مظہر الصفات الربانیہ، کاشف الاسرار الالوہیہ ابی سعید بن ابی الخیر قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کی طرف منسوب ہے، کے معنی بیان کئے جائیں۔ (لہذا اس فقیر نے) ان کی خواہش کو قبول کرتے ہوئے یہ چند سطریں مختصر طور پر (اس رباعی کی شرح میں) لکھی ہیں۔ "وباللہ التوفیق ومنہ الاستعانہ" ۵۔

www.mujaddidway.com

رباعی

حورا بنظارۂ نگارم صف زد
رضوان ز تعجب کف خود برکف زد
آن خال سیہ بران رخان مطرف زد
ابدال ز بیم چنگ در مصحف زد[۶]

جاننا چاہیئے کہ اس رباعی میں اللہ تعالیٰ کے جمال وجلال کی صفت کی جانب اشارہ کیا گیا ہے جو دراصل سورۃ الفاتحہ کے معنی کی طرف اشارہ ہے۔ اس (رباعی) میں ایک ایسا راز (اثر) ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی بیمار کے سرہانے، شرائط کے مطابق اس کو پڑھے تو وہ بیمار صحت یاب ہو جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

جاننا چاہیے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ کی صفات (بہت) زیادہ ہیں لیکن (ان صفات میں صفت) جمال وجلال کو سب پر فوقیت حاصل ہے اور "ذی الجلال والاکرام" میں اسی صفت کی طرف اشارہ ہے۔ سورۃ الفاتحہ انہیں دوصفات کی حاصل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیمO الحمد للہ رب العلمینO سب تعریف اور ستائش کے لائق وہ پروردگار عالم اور (سب) جہانوں کا پالنے والا ہے، جس کے کرم سے دشمن بھی دوست کی طرح پرورش پاتا ہے۔

الرحمن، اس جہاں (دنیا) میں مومنوں اور کافروں کو بہت ہی زیادہ بخشنے والا۔ الرحیم۔ اس جہان (آخرت) میں اپنے دوستوں کو ہمیشہ کے لئے بہشت جاوداں عطا کرنے والا۔ مالک یوم الدینO[۷] روز جزا (قیامت) کا بادشاہ، دوستوں کو رزق اور جنت عطا کرنے والا اور دشمنوں کو مایوسی اور آتش (جہنم) سے ہمکنار کرنے والا۔

"حورا بنظارۂ نگارم صفت زد" یعنی حوریں جنہیں اللہ تعالیٰ

www.mujaddidway.com

نے بہت ہی زیادہ جمال (حسن) عطا کیا ہے اور ان کی تعریف میں کہا ہے کہ:"فیہن خیرات حسان" [8] یعنی وہ (حوریں) نیک سیرت وخوبصورت ہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "اگر اس جہان کی اندھیری رات میں (جنت کی) ایک حور (کے تن سے) قلامہ یعنی ناخن کی وہ زیادتی جو اس سے تراشی جاتی ہے، جتنا حصہ لے آئیں تو ساری دنیا (اس سے) روشن ہو جائے گی"۔ اس قدر حسن وجمال رکھتے ہوئے بھی وہ (حوریں) اگر اللہ تعالیٰ کی تجلیّات سے ایک ذرّے کا نظارہ کریں تو وہ متحیّر اور حیران ہو جائیں اور خود مظاہرِ انوار (نوروں کے جلوے) ہونے کے باوجود وہ بیہوش اور مدہوش ہو جائیں (ع):

اے تابش نور از تو وائے نازش حور از تو [9]

رضوان جو جنت کا مالک (موکل و دربان) ہے اور ہمیشہ جنت کی حوروں، باغوں اور گلزاروں کے نظارے سے مشرّف ہے وہ بھی اس نور (تجلّی الٰہیٰ) کے جلوے پر متحیر اور حیران ہو جائے۔ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ "حجابہ النور و لوکشف حجابہ لاحترقت سبحات وجھہ ما انتھی الیہ بصرہ من خلقہ" [10] یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کا حجاب نور ہے (کیونکہ آیا ہے): "سبحان من احتجب بالنور عن الظھور و بالظھور عن الظھور" [11]۔ بیت:

غرق آبیم و آب می طلبیم
در وصالیم و بی خبر ز وصال [12]

اگر وہ نورانی حجاب اٹھایا جائے تو ظہور اور نور میں سے جس چیز پر (بھی اس کا جمال) پڑے وہ جل جائے۔ بس اگر حوریں اور رضوان اس نور میں سے ایک ذرّے کا بھی نظارہ کریں تو ان کا بھی یہی حال ہو جائے۔ اگر وہ کمال تک رسائی حاصل کریں

www.mujaddidway.com

لیں تو بھی جل جائیں جیسا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک میں آیا ہے۔ لیکن مخصوص انبیاء کی ایک جماعت ہے جو عنایت ازلی کے طفیل اس جمال باکمال (کی زیارت سے) مشرّف ہوئی ہے (وہ سب زیارت کا شرف پاتے وقت) بیخود ہوئے ہیں اور ان سے سوائے ان کے نام کے کوئی چیز باقی نہیں رہی۔ وہ فنا فی اللہ اور باقی باللہ تھے اور یہ درجہ سوائے بنی نوع انسان کے کسی اور کو میسّر نہیں ہوتا کیونکہ وہ:"نفخت فیہ من روحی" [۱۳] سے مشرّف ہوئے ہیں (اور ایسا ہی آیا ہے کہ):"ولا تحمل عطا یا الملک الاعطایا الملک" [۱۴]۔ جیسے کہ عارف رومی [۱۵] کہتے ہیں۔

بیت:

چوں روح درنظارہ فنا گشت این بگفت
نظارۂ جمال خدا جز خدا نکرد" [۱۶]
نامی ست زمن برمن وباقی همہ اوست [۱۷]

مصرع:

اور یہ مصرع یعنی "حورا بنظارہ نگارم صف زد" "الحمد للہ رب العلمین O الرحمن الرحیم" [۱۸] کے معنی کی طرف اشارہ ہے۔ واللہ اعلم۔

"آن خال سیہ بران رخان مطرف زد" یعنی صفت جلال، جو نسبتِ جمال سے حسینوں کے رخسار پر تل کی مانند ہے، وہ اس کی قلت اور اس کی کثرت کے باوجود ظاہر ہوئی ہے۔ جیسے کہ حدیث قدسی میں آیا ہے:"سبقت رحمتی غضبی" [۱۹] اور اس میں "مالک یوم الدین" [۲۰] کے معنی کی طرف اشارہ ہے جو اس کے ضمن میں فہم میں آتا ہے۔ اور دوستوں پر لطف اور دشمنوں پر قہر کرنا (صفت جلال میں سے ہے) اور یہ صفت جلال میں سے اس صفت جمال کی نسبت بہت ہی کم ہے جو ان چار اسماء (باری تعالیٰ): "اللہ، رب العلمین، الرحمن، الرحیم" کے ضمن میں عقل میں آتا ہے۔

"ابدال" اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں جن کی بشریت اس صفتِ جلال سے، اس کی قلت کے باوجود، خوفزدہ ہو کر ملکیت اور ناسوتیّت میں تبدیل ہو گئی ہے۔ وہ عالم تقلید میں بھاگ آئے ہیں اور انہوں نے ظاہری استقامت کو اپنا شعار بنا لیا ہے۔ وہ مکاشفات، مشاہدات اور:"الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون" [۲۱] کا شرف پانے کے بعد، "نفس امارہ" کی صفت "بالسوء" [۲۲] جو قہر الوھیّت کی مظہر ہے، سے (بھی) رہائی حاصل کر چکے ہیں۔ انہوں نے "حبل متین" [۲۳] جو قرآن مجید ہے، کو مضبوطی سے پکڑ لیا ہے اور اسے اپنا پیشوائے مطلق اور راہنمائے حق سمجھ لیا ہے۔ حکیم سنائی غزنوی [۲۴] فرماتے ہیں:بیت:

اوّل وآخر قرآن زچہ "بی" آمد و "سین"
یعنی اندرره دین رہبر تو قرآن بس [۲۵]

(یہ ابدال خود بھی) ہمیشہ کتاب و سنّت پر قائم رہے اور انہوں نے (لوگوں کو بھی اس کی) تبلیغ فرمائی ہے۔ سنائی کہتے ہیں، بیت:

گرد قرآن گرد زیرا هر کہ در قرآن گریخت
آن جہان رست ازعقوبت این جہان راست ازفتن

گرد نعل اسپ سلطان شریعت سرمہ کن
تاشود نور الہی بادو چشمت مقترن

مژہ درچشم ثنائی چون سنانی باد تیز
گر زمانی زندگی خواھد سنائی بی سنن [۲۶]

"ابدال زبیم چنگ در مصحف زد"، (اس میں) "ایاک نعبد" [۲۷] سے لے کر آخر سورۃ الفاتحہ کے معنی کی طرف اشارہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ یعنی ہم تیری بندگی کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہم مکاشفات، مشاہدات اور صفات کے مظاہر ہونے کے

بعد (تیرے آگے) دم نہیں مارتے اور سیّد رُسل (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اقتداء کرتے ہیں کیونکہ تیرے بندے اور رسول (علیہ الصلواۃ والسّلام) نے فرمایا ہے: کمال عبودیت کو اپنا شعار بنا، ہر چند اللہ تعالیٰ کی بے حد عنایت ہے (پھر بھی) ادب کا تقاضا (کیا گیا) ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے: "کن عبد رب و لا تکن رب عبد"[۲۸]۔

جب کتاب وسنت کے عروۃ الوثقیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے تو ظاہری اور باطنی دشمنوں سے خوف وخطر نہیں رہتا (جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے) : ومن یتوکل علی اللہ فھوحسبہ"[۲۹]۔

رباعی:

ز آنجا کہ جمال و جاہ جانانۂ ماست
عالم ہمہ در پناہ جانانۂ ماست
ما را چہ از آنکہ عالمی خصم شوند
پیش و پس ما سپاہ جانانۂ ماست[۳۰]

"لہ معقبات من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ"[۳۱] اسی کی طرف اشارہ ہے۔

"اھدنا الصراط المستقیم"[۳۲] تو ہمیں سیدھا رستہ دکھا یعنی جو رستہ تو نے ہمیں دکھایا ہے اس پر ہمیں استقامت اور پائیداری کے ساتھ گامزن رکھ، جب تو نے ہمیں اپنی عنایت بے علت (محض فضل) سے برگزیدہ کیا ہے اور (اپنا) عزیز بنایا ہے تو (اب ہمیں کبھی) رسوا مت کر۔ شمس العارفین الغزنوی السجاوندی،[۳۳] صاحب وقوف قرآن عین المعانی قدس سرہ نے "اھدنا" کے معنی میں فرمایا ہے: "ای اھد قلوبنا الیک واقم ھممنا بین یدیک وکن دلیلنا منک علیک"[۳۴]۔

"صراط الذین انعمت علیھم"[۳۵] (تو ہمیں) ان لوگوں کے راستے پر چلا جن پر تو نے انعام کیا ہے یعنی جن کو تو نے قرار،

www.mujaddidway.com

ایمان، عرفان، سرور انبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی، (آپ کے) دوستوں اور دوسرے صالحین کی محبت اور اس (دنیا) اور اس جہان (آخرت) کی نعمت عطا فرمائی ہے۔

"غیر المغضوب علیہم"[۳۶] اور ہمیں راہ راست پانے کے بعد ان لوگوں کے نقش قدم پر نہ چلا جن پر تیرا غضب ہوا، جیسے یہودیوں پر تیرا غضب ہوا۔ "ولا الضالین"[۳۷] اور نہ ہمیں جنت کی حقیقت سے آگاہ ہونے، عالم ایقان کے وصول اور اپنی رحمان و رحیم صفات کے مشاہدات کرانے کے بعد ان لوگوں کے راستہ پر چلا جو گمراہ ہو گئے ہیں، جیسے عیسائی گمراہ ہو چکے ہیں۔ "آمین" ایسا ہی ہو۔ یعنی جو کچھ ہم نے تجھ سے مانگا ہے (وہ ہمیں) عطا فرما اور اسی پر ثابت قدم رکھ، تاکہ ہم ایسی تربیت حاصل کر لیں، ہمیں قیامت میں ایسی رحمت نصیب ہو جائے اور ہمیں عبادت و استقامت کی توفیق مل جائے۔ ہم ہدایت کا وجدان پالیں اور اس پر قائم رہیں، کیونکہ تیرے غضب، گمراہی اور رسوائی کا خوف تیری بے نیاز ذات اقدس کے علاوہ کہیں سے میسر نہیں سکتا کیونکہ سب کچھ تجھی سے (نصیب ہوتا) ہے تو ہمیں ہمارا مطلوب ہمارے باطنی حالات کی پاکیزگی کے ذریعے نصیب فرما، تو ہمیں "لا الہ الاّ اللہ" کے ذکر کی برکت سے نفسانی خطروں اور شیطانی وسوسوں سے محفوظ فرما کیونکہ تمام عارفوں کا یہی مطلوب ہے۔ حکیم سنائی[۳۸] کہتے ہیں۔ بیت:

بردر میدان الا اللہ تیغ لا الہ
ہر قرینی کان غیر اللہ قربان داشتن

چون جمال زخم چوگان دیدہ شددر دست دوست
خویشتن راپای کوبان، گوی میدان داشتن

چون ز ردست خوردی یک مزاق ازجام جان
لقمۂ بل را وحلوا هر دو یکسان داشتن[۲۰]

تمت الرّسالة الجمالية بعون الله تعالیٰ ذی الفضل والعظمة[۲۱]۔

حواشی حورائیہ : جمالیہ

۱۔ کنوز الحقائق:۱۳، اس حدیث شریف کی طرف اشارہ ہے: اصحابی کالنجوم فبایھم اقتَدَایُم اھتدیتم یعنی میرے صحابہؓ کی مثال ستاروں کی مانند ہے پس جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

۲۔ ولادت محرم ۷۱۸ھ وصال ربیع الاوّل ۷۹۱ھ۔

۳۔ ترجمہ: اللہ اس کے نفس کے عیوب اسے دکھائے۔

۴۔ ولادت ۳۵۷ھ۔ وصال ۴۴۰ھ۔

۵۔ یعنی اور اللہ کی توفیق سے اور اسی کی مدد سے

۶۔ رباعیات ابوسعید ابوالخیر:۳۹

۷۔ سورۃ الفاتحہ:۱۔۳، ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پالنے والا سارے جہان کا، بے حد مہربان نہایت رحم والا مالک روز جزا کا۔

۸۔ سورۃ الرّحمٰن:۷۰ ترجمہ: ان سب باغوں میں اچھی عورتیں ہیں خوبصورت۔

۹۔ تفسیر چرخی:۳۲

۱۰۔ مشکوٰۃ شریف: ۲۱، ابن ماجہ:۱۸، مرصاد العباد:۳۱۰، ترجمہ: یعنی اس کا پردہ نور ہے اگر اس کے پردے اٹھ جائیں تو اس کے چہرے کی تابناکیاں جل جائیں اس کے بندوں کی آنکھوں کی کیا بساط ہے۔

۱۱۔ ترجمہ: یعنی پاکی ہے اس ذات کے لئے (کہ جس کا نور حجاب

www.mujaddidway.com

میں) نورِ ظہور سے ہے اور ظہور ظہور ہی سے ہے۔

۱۲۔ تفسیر چرخی:۲۳۹

۱۳۔ سورۃ ص:۷۲، ترجمہ:اور پھونکوں اس میں ایک اپنی جان۔

۱۴۔ مرصاد العباد:۲۳۸، یعنی بادشاہ کی عطا کو کوئی نہیں اٹھا سکتا جب تک کہ بادشاہ خود اس کی توفیق نہ دے۔

۱۵۔ وصال ۶۷۲ھ۔

۱۶۔ کلیات شمس (ج ۲):۱۸۰

۱۷۔ کلیات شمس (ج ۸) :۵۵، رباعی کا آخری مصرع۔

۱۸۔ سورۃ الفاتحہ:۱، ۲۔ ر۔ک نمبر ۷۔

۱۹۔ مسند امام احمد بن حنبل (ج۲):۲۲۲، مرصادُ العباد:۲۳۸

۲۰۔ سورۃ الفاتحہ: ۳، ترجمہ مالک روز جزا کا۔

۲۱۔ سورۃ یونس:۶۲، ترجمہ:یاد رکھو جو لوگ اللہ کے دوست ہیں نہ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۲۲۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:"ان النفس لامارۃ بالسوء الاما رحم ربّی" (سورۃ یوسف:۵۳)، یعنی بیشک نفس تو سکھاتا ہے برائی مگر جو رحم کر دیا میرے ربّ نے۔

۲۳۔ ارشاد ربانی ہے: واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا (سورۃ آل عمران:۱۰۳)

ترجمہ :اور اللہ کی رسی (قرآن مجید) سب مل کر مضبوط تھامے رہو اور باہم نا اتفاقی نہ کرو۔

۲۴۔ ولادت:۴۷۳ھ وفات ۱۱ شعبان ۵۲۵ھ، مدفون:غزنی۔

۲۵۔ دیوان سنائی:۱۷۴

۲۶۔ دیوان سنائی:۲۵۹۔۲۶۰ (معمولی اختلاف کے ساتھ)

۲۷۔ سورۃ الفاتحہ:۴ ترجمہ:تیری ہی ہم بندگی کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔

۲۸۔ یعنی ربّ کا بندہ بن جا اور کسی بندے کا ربّ نہ بن۔ دیکھیئے

www.mujaddidway.com

شرح مثنوی۔ (جلد دوم):۳۷۰ وہاں شیخ محی الدین کا یہ شعر نقل ہوا ہے:

وکن عبد ربٍّ لا تکن ربّ عبده
فان کنت ربا کنت فی عیشتٍ ضنکا

۲۹۔ سورۃ الطلاق:۳ ترجمہ:اور جو کوئی بھروسہ رکھے اللہ پر تو وہ اس کو کافی ہے۔

۳۰۔ تفسیر چرخی:۱۴۵، ۱۵۳

۳۱۔ سورۃ الرعد:۱۱ ترجمہ:اس کے پہرے والے ہیں بندہ کے آگے سے اور پیچھے سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں اللہ کے حکم سے۔

۳۲۔ سورۃ الفاتحہ:۵، ترجمہ:بتلا ہم کو راہ سیدھی۔

۳۳۔ محمد بن ابی یزید طیفور ملقب بہ شمس الدین ومکنی بابی ابوالفضل السجاوندی القاری المتوفی ۵٦۰ھ۔

۳۴۔ یعنی (اے اللہ) ہمارے دلوں کو ہدایت عطا فرما اپنی طرف سے اور قائم رکھ ہماری ہمتوں کو اپنے دست قدرت میں اور ہمارے لئے دلیل بنا اپنی طرف سے اپنے (ہی) واسطے۔

۳۵۔ سورۃ الفاتحہ:۷

۳٦۔ ایضاً

۳۷۔ ایضاً

۳۸۔ ابوالمجدود (یا ابوالحسن علی) ابن آدم سنائی غزنوی (م ۵۲۵ھ)۔

۳۹۔ "بل" شاید بمعنی "تلخ" ہے۔

۴۰۔ دیوان حکیم سنائی: ۲۴٦ (معمولی اختلاف کے ساتھ)۔

۴۱۔ یعنی رسالۂ جمالیہ اللہ تعالیٰ کی مدد، اس کے فضل اور عظمت سے تمام ہوا۔

www.mujaddidway.com

رسالۂ سوم

طریقۂ ختم احزاب

(منازلِ تلاوتِ قرآنِ مجید)

تالیف

مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ العزیز

بروایت حافظ الدین بخاری

سرودہ بزبان فارسی از ملاّ جمیل رشی

ترجمہ وتحقیق

محمد نذیر رانجھا

www.mujaddidway.com

بسم الله الرحمن الرحیم

بخط مولوی یعقوب چرخی
کہ شیخی بود چون معروف کرخی

ترجمہ: حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ جو حضرت معروف کرخی جیسے شیخ ہوئے ہیں کی تحریر میں۔

بدیدم نسخہٗ از "ختم احزاب"
زخطش نقل کردم بھر احباب

ترجمہ: میں نے منازل تلاوت قرآن مجید کا ایک نسخہ دیکھا لهذا ان کی تحریر سے دوستوں کے لئے میں نے اُسے نقل کر لیا ہے۔

ولی آن واقف اسرار باری
زخط حافظ الدین بخاری

ترجمہ: لیکن اسرار خداوندی سے آگاہ (حضرت مولانا یعقوب چرخی) حضرت حافظ الدین بخاری کی تحریر کے ذریعے مذکورہ ترتیب سے آگاہ ہوئے۔

گرفتم نقل کردم این روایت
سند دارم از ان پیر ہدایت

ترجمہ: میں نے اس روایت کو نقل کیا ہے (اور) اس کی سند اس پیر ہدایت (حافظ الدین بخاری) سے حاصل کی ہے۔

کہ پیغمبرؐ بہ گاہ ختم قرآن
باین ترتیب خواندی ای سخندان

ترجمہ: اے دانا! پیغمبر (اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم) قرآن مجید اس ترتیب سے ختم کیا کرتے تھے۔

بروز جمعہ خواندی از "الف لام"
[illegible]

www.mujaddidway.com

ماخذ ومنابع واختصارات

۱۔ ابدالیہ (اُردو)

تصنیف: حضرت مولانا یعقوب چرخی

ترجمہ وتعلیقات: محمد نذیر رانجھا

ناشر: اسلامک بک فاؤنڈیشن، لاہور، ۱۹۷۸ء۔

۲۔ ابدالیہ (فارسی)

تصنیف: حضرت مولانا یعقوب چرخی

تصحیح و تعلیقات و پیشگفتار: محمد نذیر رانجھا

ناشر: مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۷۸ء

ابن ماجہ: سنن ابن ماجہ

۳۔ احادیث مثنوی

از بدیع الزمان فروزانفر (م ۱۳۴۹ش)

چاپ مؤسسۂ چاپ و انتشارات امیر کبیر، تہران، ۱۳۴۷ ش۔

۴۔ أنسیہ (فارسی - أردو)

تصنیف: حضرت مولانا یعقوب چرخی

تصحیح وترجمہ وتعلیقات: محمد نذیر رانجھا

ناشر: مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان، اسلام آباد۔

و۔ مکتبۂ دائرہ ادبیات ڈیرہ اسماعیل خان، ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۳ء

بارِ دوم: مکتبۂ سراجیہ، خانقاہ شریف احمدیہ سعیدیہ،

موسیٰ زئی شریف، ڈیرہ اسماعیل خان، ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۴ء

۵۔ تاریخ نظم ونثر درایران و در زبان فارسی (جلد اوّل و دوم)

نوشتۂ سعید نفیسی (م ۱۹۶۶ء/ ۱۳۴۵ ش)۔

انتشارات کتابفروشی فروغی تہران، ۱۳۴۴ش۔

www.mujaddidway.com

واقعہ سے تلاوت کا آغاز کرکے سورۃ النّاس کے آخر تک تکمیل فرماتے تھے۔

بدین ترتیب دانی "ختم احزاب"
کہ روشن شد ز پیغمبرؐ بہ اصحاب

منازلِ تلاوتِ قرآن کے ختم کی ترتیب کو اسی طرح جانیئے جس طرح پیغمبر (اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم) سے صحابہ (کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے سیکھی ہے۔

بہر نیت کہ خوانی ای برادر
باین ترتیب قرآن را سراسر

ترجمہ: اے بھائی! تو قرآن کی تلاوت جس ارادے سے بھی کرے اسی ترتیب سے قرآن مجید کی تلاوت کو مکمل کرنا۔

بر آید حاجتت دل شاد گردد
ز قید درد و غم آزاد گردد

ترجمہ: اس طرح تیری حاجت پوری ہو گی اور تو دلشاد ہو جائے گا اور درد وغم کی قید سے تو نجات پا لے گا۔

بحمدللہ جمیل از بہر حاجات
موقف شد باین ترتیب آیات

ترجمہ: الحمدللہ جمیل (اپنی) تمام حاجات میں اس ترتیب سے تلاوت کرکے سرخرو ہوا۔

بہرنیت کہ با این ختم بشتافت
مراد خویشتن رابی شکی یافت

ترجمہ: اس نے جس نیت سے بھی کلام مجید کو اس ترتیب سے پڑھنے کی کوشش کی ہے اس نے یقیناً اپنی مراد کو پا لیا ہے۔

www.mujaddidway.com

ترجمہ: جمعۃ المبارک کے دن الم (یعنی سورۃ البقرہ) سے شروع فرما کر سورۃ الانعام (کی آیت نمبر ٦ کے آغاز) تک تلاوت کیا کرتے تھے۔

بشنبہ ز اوّل "انعام" خواندی
ولی تا آخر "توبہ" رساندی

ترجمہ: ہفتہ کے روز سورۃ الانعام کے آغاز (آیت نمبر ٦) سے تلاوت شروع فرماتے اور سورۂ توبہ کے آخر تک مکمل فرماتے۔

زیکشنبہ ز "یونس" با حلاوت
رساندی تا سر "طٰہٰ" تلاوت

ترجمہ: اتوار کے دن سورۂ یونس سے اپنی شیریں تلاوت کا آغاز فرما کر سورۂ "طٰہٰ" تک پورا فرماتے۔

بدوشنبہ ز "طٰہٰ" کردی آغاز
"قصص" را نیز خواندی آں سرافراز

ترجمہ: سوموار کے روز سورۂ "طٰہٰ" سے تلاوت شروع فرماتے اور سورۃ القصص تک پڑھ لیا کرتے تھے۔

سہ شنبہ "عنکبوت" او کردہ بنیاد
رساندی ختم خود تا آخر "صادٓ"

ترجمہ: منگل کے دن سورۂ عنکبوت سے تلاوت کا آغاز فرماتے اور سورۂ ص کے آخر تک مکمل فرماتے۔

بروز چارشنبہ از "زمر" خواند
طریق ختم را این نوع میراند

ترجمہ: بدھ کے روز سورۂ زمر سے شروع فرماتے۔ یوں قرآن مجید کے ختم کے لئے تلاوت کو جاری رکھتے۔

بروز پنجشنبہ شاہ دوران
بخواند از "واقعہ" تا آخر "ناس"

ترجمہ: شاہِ دوراں (صلّی اللہ علیہ وسلّم) جمعرات کے دن سورۂ

www.mujaddidway.com

۔ تذکرۂ مشائخ نقشبندیہ

لیف علّامہ نور بخش توکلی رحمتہ اللہ علیہ (١٨٧٧ء۔ ١٩٤٨ء)

مع تکملہ از محمد صادق قصوری

شر نوری بک ڈپو، لاہور، ١٩٧٦ء

۔ تذکرہ نقشبندیہ خیریہ

محمد صادق قصوری،

شر : ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور ١٩٨٨ء۔

۸۔ تفسیر چرخی

لیف حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ (م ٨٥١ھ)

شر حاجی عبدالغفار و پسران تاجران کتب ارگ بازار قندھار (افغانستان) مطبع اسلامیہ سٹیم پریس، لاہور، ١٣٣١ء۔

۹۔ حصن حصین (اردو ترجمہ)

امام محمد بن الجزری شافعی، (م ٨٣٩ھ / ١٣٢٨ء)

نتشارات تاج کمپنی لمیٹڈ، کراچی، تاریخ طباعت درج نہیں۔

١٠۔ دانش :

فصلنامۂ رایزنی فرہنگی جمہوری اسلامی ایران، اسلام آباد

(١) شمارہ ٢، تابستان ١٣٦٤ش / ١٤٠٥ھ

(٢) شمارہ ٣ پائیز ١٣٦٤ ش / ١٤٠٥ھ

١١۔ دیوان حکیم سنائی

از ابو المجدود (یا ابوالحسن علی) ابن آدم سنائی غزنوی (م ٥٢٥ھ)

بکوشش مظاہر مصفا

نتشارات مؤسسۂ مطبوعاتی امیر کبیر (تہران)

١٢۔ رباعیات ابو سعید ابوالخیر (شرح وترجمہ)

از ابو سعید ابوالخیر شیخ فضل اللہ (م ٤٤٠ھ)

مترجم وشرح نویس راز جالندھری۔

www.mujaddidiway.com

انتشارات ملک نذیر احمد، تاج بکڈپو، لاہور

رسالۂ قدسیہ: قدسیّہ

۱۳- رسائل نقشبندیہ

مترجم علامہ اقبال احمد فاروقی،
ناشر: مکتبۂ نبویہ، لاہور، ۱۹۸۱ء

۱۴- رشحات عین الحیات

تالیف ملاّ علی بن الحسین الواعظ الکاشفی (م ۹۱۰ھ / ۱۵۰۵ء)
نسخۂ خطّی (شمارۂ ۲۱۱) مخزونہ کتابخانۂ گنج بخش
مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد

روزنامہ جنگ، کراچی ۹ جنوری ۱۹۸۲ء

۱۵- سنن ابن ماجہ

از امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجۃ الربعی القزوینی (م ۲۷۳ھ)
چاپ نور محمّد، کراچی

۱۶- شرح مثنوی معنوی (جلد دوم)

نگاشتہ شاہ داعی الی اللہ شیرازی (م ۸۷۰ھ)
پیشگفتار و تصحیح: محمد نذیر رانجھا
انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء

۱۷- فہرست کتابہای چاپی فارسی (جلد دوم)

از خانبابا مشار، ناشر: بنگاہ ترجمہ و نشر کتاب، تہران، ۱۳۴۲ش

۱۸- فہرست مشترک نسخہ ہای خطّی فارسی پاکستان (جلد اوّل)

از احمد منزوی
ناشر: مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء

www.mujaddidway.com

۱۹۔ فہرست نسخہ ہای خطّی (جلد ۹)

(بنیاد خاور شناسی تاشکند)

زیر نظر: محمد تقی دانش پژوہ

ناشر: دانشگاہ تہران، تہران، ۱۳۵۸ش۔

۲۰۔ فہرست نسخہ ہای خطّی کتابخانۂ گنج بخش (ج ۳)

از: احمد منزوی،

ناشر: مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان، اسلام آباد ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۰ء

۲۱۔ قدسیہ، رسالہ ۔۔۔

تالیف خواجہ محمد پارسا (م۸۲۲ھ)

بامقدمہ و تحشیہ وتصحیح وتعلیقات: پروفیسر ملک محمّد اقبال۔

انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان، اسلام آباد ۱۹۷۵م

۲۲۔ قرآن مجید مع تفسیر عثمانی

ترجمہ: شیخ الہند محمود الحسن رحمتہ اللہ علیہ

تفسیر: حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمتہ اللہ علیہ

ناشر: تاج کمپنی کراچی، تاریخ طباعت درج نہیں۔

۲۳۔ کتابخانہ ہای پاکستان (جلد یکم)

از (ڈاکٹر) محمد حسین تسبیحی

ناشر: مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان، اسلام آباد ۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء

۲۴۔ کلّیات شمس یا دیوان کبیر

از مولانا جلال الدّین محمد مشہور بمولوی (م۶۷۲ھ)

باتصحیحات وحواشی: بدیع الزمان فروز انفر (م ۱۳۴۹ش)

جز اول: انتشارات دانشگاہ تہران، ۱۳۳۹ش

جز دوم: ایضاً

جز پنجم: ایضاً

جز ہشتم: ایضاً

www.mujaddidway.com

۲۵۔ مثنوی معنوی (باکشف الابیات)

از مولانا جلال الدین محمد بلخی رومی (م ۶۷۲ھ)
(بہ خط خوشنویس میرخانی)
چاپ اسلامیہ، تہران ۱۳۷۴ھ۔

۲٦۔ مجموعہ ستۂ ضروریہ (مجموعۂ رسائل حضراتِ نقشبندیہ)

بتصحیح: اعجاز احمد بدایونی
ناشر: مطبع مجتبائی دہلی، ۱۳۱۲ھ۔

۲۷۔ مرصاد العباد

از نجم الدین ابوبکر محمد بن شاھاور بن انوشیروان رازی
(م ۶۵۴ھ) معروف بہ دایہ
بہ اہتمام دکتر محمد امین۔
انتشاراتِ بنگاہ ترجمہ ونشر کتاب، تہران، ۱۳۵۲ش۔

۲۸۔ مسند امام احمد بن جنبل (م ۲۴۱ھ/ ۸۵۵ء) جلد دوم

شائع کردہ: المکتب الاسلامی، بیروت

۲۹۔ مشکوۃ شریف: مشکوۃ المصابیح۔

از شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ تبریزی
(تالیف ۷۳۷ھ)
چاپ ایچ۔ ایچ۔ سعید کمپنی، کراچی

۳۰۔ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبویؐ (جلد یکم)

از۔ ا۔ ی۔ ونسنک وی۔ پ۔ منسنج مع مشارکہ: محمد فؤاد عبدالباقی
چاپ مطبعۃ بریل فی مدینۃ لیدن، ۱۹۳٦ء

۳۱۔ المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم

وضعہ محمد فؤاد عبدالباقی
چاپ دار ومطابع الشعب (بیروت)، ۱۳۴٦ھ ۔ ۱۹۴۵ء

www.mujaddidway.com

۳۲۔ نائیہ، رسالہ۔۔۔

تالیف حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ (م ۸۵۱ھ)

بامقدمہ وحواشی استاد خلیل اللہ خلیلی (م ۱۹۸۷ء)

ناشر انجمن تاریخ افغانستان، کابل، ۱۳۵۲ خ۔

۳۳۔ نسمات القدس

تالیف خواجہ محمد ہاشم (م بعد از ۱۰۵۶ھ / ۱۶۴۶ء) بن محمد القاسم نقشبندی

نسخۂ خطی (شمارہ ۱۰۴۷) کتابخانہ گنج بخش،

مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان، اسلام آباد

۳۴۔ ہفت اقلیم (جلد اوّل)

اثر: امین احمد رازی

باتصحیح وتعلیق: جواد فاضل

انتشارات کتاب فروشی علی اکبر علمی وکتاب فروشی ادبیہ، تہران

(تاریخ طباعت درج نہیں ہے)

****

www.mujaddidway.com